http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۰ تا ۲۶ شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۸ جنوری تا ۳ فروری ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۳۶

حضرت مولانا سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی

ایک عظیم شخصیت

دجالِ قادیان

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ سے مشابہت کی ناکام جسارت

اسلام کا ایک ناقابلِ تردید معجزہ

قیمت: ۵ روپے

"نفاس" سے فراغت کے بعد قضا روزے رکھے:

س..... میری بیوی نے رمضان سے ایک ہفتہ قبل جڑواں بچوں کو جنم دیا۔ اس نے چلہ نہانا تھا' ظاہر ہے روزے نہ رکھ سکی۔ اب بتایئے کہ اگر وہ بعد میں قضا روزے نہ رکھے' سستی کرے یا نہ رکھنا چاہے یا بچوں کو دودھ پلانے کے چکر میں معذوری کا اظہار کرے تو کیا وہ روزے کا فدیہ دے سکتی ہے؟

ج..... فدیہ دینے کی اجازت صرف اس شخص کو ہے جو بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ روزہ رکھنے پر قادر ہوگا۔ آپ کی اہلیہ اس معیار پر پوری نہیں اترتیں' اس لئے ان پر ان روزوں کی قضا لازم ہے۔ خواہ سردیوں کے موسم میں رکھ لیں' فدیہ دینا ان کے لئے جائز نہیں۔

نفل روزہ توڑنے کی قضا ہے کفارہ نہیں:

س..... میں نے ۹ محرم الحرام کا روزہ رکھا تھا لیکن ظہر کے بعد مجھے "قے" آنی شروع ہوگئی' اور بہت زیادہ حالت خراب ہونے لگی' اناج وغیرہ کچھ نہیں نکلا صرف پانی اور تھوک نکلا۔ ایسی صورت میں والد صاحب نے گلوکوز کا پانی پلوا دیا اور مجھے بھی بحالت مجبوری روزہ کھولنا پڑا تو اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں قضا واجب ہوگی یا کفارہ اور مجھے کوئی گناہ تو نہیں ملے گا؟

ج..... صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ کفارہ صرف رمضان المبارک میں روزہ توڑنے سے لازم آتا ہے' اور اگر بیماری کی شدت کی وجہ سے روزہ توڑا جائے تو رمضان کے روزے میں بھی کفارہ نہیں صرف قضا ہے۔

تندرست آدمی قضا روزوں کا فدیہ نہیں دے سکتا:

س..... زید کی بیوی نے رمضان شریف کے روزے نہیں رکھے کیونکہ بیماری اور حاملہ ہونے کے بعد سے میری معلومات کے مطابق ایسے روزوں کی قضا ہوتی ہے۔ ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان سے پہلے یہ قضا پوری کی جاتی ہے' جبکہ زید کی بیوی کہتی ہے کہ جب رمضان میں ہی روزے نہیں رکھے گئے تو عام دنوں میں کیسے رکھ سکتے ہیں؟ ان روزوں کے بدلے مسکینوں کو کھانا کھلا دو' اس طرح انہوں نے تقریباً ۷۵ روپے ایک غریب عورت کو دے دیئے۔ کیا یہ جائز ہے؟ کیا یہ روزوں کا بدل ہو سکتا ہے؟ کیا اس کے دینے سے روزوں کی قضا معاف ہوگئی؟ کون سے لوگ روزوں کے بدلے مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟

ج..... روزے کا فدیہ صرف وہ شخص دے سکتا ہے جو روزہ رکھنے پر نہ فی الحال قادر ہو اور نہ آئندہ توقع ہو۔ مثلاً کوئی اتنا بوڑھا ہے کہ روزے کا تحمل نہیں کر سکتا۔ یا ایسا بیمار ہے کہ اس کے شفایاب ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ زید کی بیوی روزہ رکھ سکتی ہے۔ محض غفلت اور تساہل کی وجہ سے نہیں رکھتی۔ اس کا روزے کے بدلے فدیہ دینا صحیح نہیں' بلکہ روزوں کی قضا لازم ہے۔ اس نے جو پیسے کسی محتاج کو دیئے یہ خیرات کی مد میں شمار ہوں گے' جتنے روزے اس کے ذمہ ہیں سب کی قضا کرے۔

دوسرے کی طرف سے نماز روزہ کی قضا نہیں ہو سکتی:

س..... کیا بیوی اپنے خاوند کے قضا روزے' یا خاوند اپنی بیوی کے قضا روزے یا والدین اپنی اولاد کے قضا روزے یا اولاد اپنے والدین کے قضا روزے رکھ سکتی ہے؟

ج..... کوئی شخص دوسرے کی طرف سے نہ نماز کی قضا کر سکتا ہے نہ روزے کی۔

غروب سے پہلے اگر غلطی سے روزہ افطار کر لیا تو صرف قضا لازم ہے:

س..... یہ آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے کی بات ہے جب ہم ایک ایسی جگہ رہتے تھے جہاں بجلی نہیں تھی اور اذان کی آواز ہم تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ رمضان شریف میں ایسا ہوتا تھا کہ محلے کے سب بچے مسجد کے پاس چلے جاتے اذان کی آواز آتے ہی بچے شور مچاتے اذان ہوگئی روزہ کھولو میری عمر اس وقت دس سال کی تھی جب میں روزہ سے تھی۔ دروازے کے باہر کھڑی ہوئی اذان کا انتظار کر رہی تھی کہ میں نے تین چار بچوں کی آواز سنی روزہ کھولو اذان ہوگئی میں گھر میں آئی امی سے کہا اذان ہوگئی۔

امی نے کھجور ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اتنی جلدی اذان ہوگئی میں نے کہا ہاں بچے شور مچا رہے ہیں میں نے اور امی نے روزہ کھول دیا اس کے تین چار منٹ بعد پھر بچے شور مچاتے ہوئے بھاگے معلوم کیا تو پتہ چلا اذان اب ہوئی ہے وہ تو شرارتی بچے تھے۔ جو شور مچا رہے تھے چونکہ یہ آبادی بالکل نئی تھی لوگ بھی غریب تھے نہ لوگوں کے پاس ریڈیو تھے نہ گھڑیاں تھیں آبادی میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اذان کی آواز ہم تک نہیں آتی تھی۔

میں نے جان کر کے روزہ نہیں کھولا یہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے لیکن مجھے اپنی کم عقلی پر افسوس ہوتا ہے کہ کاش میں تھوڑا سا انتظار کر لیتی یا اذان ہونے کی لوگوں سے تصدیق کر لیتی اس بات کا احساس مجھے دوسری بار شور سننے پر ہوا کہ میں نے کیا کیا اس بات کا ذکر میں نے اپنی امی سے نہیں کیا۔ مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے ڈانٹیں گی' لیکن میں دل میں اللہ تعالیٰ سے بہت شرمندہ ہوئی میں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی یہ سب کرنے کے بعد مجھے لگتا ہے جب تک اس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے مجھے سکون نہیں ملے گا' آپ بتایئے کہ کفارہ کس طرح ادا کیا جائے اور روزہ کی قضا ہوگی یا نہیں اس گناہ کی سزا میرے لئے ہے یا میری امی کو بھی اس ناکردہ گناہ کی سزا ہے؟

ج..... اگر غلطی سے غروب سے پہلے روزہ کھول لیا جائے تو قضا واجب ہوتی ہے' کفارہ نہیں۔ اگر آپ پر اس وقت روزہ فرض ہو چکا تھا تو آپ وہ روزہ خود بھی قضا رکھ لیں اور اپنی امی کو بھی رکھوا دیں اور اگر وہ فوت ہو چکی ہوں تو ان کے اس روزہ کا فدیہ ادا کر دیں اور فدیہ ہے کسی محتاج کو دو وقت کھانا کھلانا' یا پونے دو کلو گندم کی قیمت نقد دے دیں۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوة
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۰ تا ۲۶ شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۸ جنوری تا ۳ فروری ۲۰۰۰ء | شمارہ ۳۶،۵

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اقلیم علم کا تاجدار!	(اداریہ)	4
اسلام کا ایک ناقابلِ تردید معجزہ	(عبداللہ تحسین حسنی)	6
مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ سے مشابہت کی ناکام جسارت	(مولانا حبیب اللہ امر تسری)	8
حضرت مولانا سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی ایک عظیم شخصیت	(میاں محمد اسلم)	13
مفتی اعظم اور تردید قادیانیت	(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	17
ان مجلس ربک لعدید	(جناب محمد خالد محسن)	20
دجال قادیان (نظم)	(عبدالحلیم الحق)	22
اخبار ختم نبوت تبصرہ کتب		23

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائنگ و تزئین

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۷۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے سالانہ ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۲۵ روپے سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی ۳ (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر عزیز الرحمن جالندھری طابع سید شاہ حسن مطبع القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقلیمِ علم کا تاجدارؒ

۲۲/رمضان ۱۴۲۰ھ مطابق ۳۱/دسمبر ۱۹۹۹ء بروز جمعہ عین نماز جمعہ کے وقت دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے صدر' رابطہ عالم اسلامی کے تاسیسی رکن' مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند کے رکن' مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کے صدر' مجلس انتظامی و مجلس عاملہ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے سربراہ' رکن عربی اکیڈمی دمشق' رکن مجلس شوریٰ مدینہ یونیورسٹی' رکن مجلس عاملہ مؤتمر عالم اسلامی بیروت' صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ' صدر رابطہ الادب الاسلامی العالمیہ' رکن مجلس انتظامی اسلامک سینٹر جنیوا' سابق پروفیسر امارات اور وزیٹنگ پروفیسر مدینہ یونیورسٹی' صدر آکسفورڈ سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز' آکسفورڈ یونیورسٹی' عربی اردو میں بیسیوں کتابوں کے مصنف' عربیت کے امام' عالم اسلام کی عظیم علمی وروحانی شخصیت اور عظیم مفکر اسکالر اور اقلیم علم کے تاجدار حضرت اقدس مولانا ابوالحسن علی ندوی قدس سرہ رحلت فرمائے عالم آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل عندہ باجل مسمی۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی المعروف علی میاں قدس سرہ تکیہ کلاں رائے بریلی انڈیا میں عالم اسلام کی مشہور علمی شخصیت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحئی ندوی کے گھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گھر بریلی میں اپنے والد ماجد اور بڑے بھائی جناب حکیم عبدالعلی ندوی سے حاصل کی۔ اس کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو اور دارالعلوم دیوبند سے تکمیل ہوئی۔ قرآن کریم کی تفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ سے پڑھی روحانی طور پر آپ نے قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ سے اصلاحی تعلق قائم فرمایا اور انہی سے خلافت واجازت کی خلعت سے سرفراز ہوئے۔ علوم عالیہ وآلیہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ آپ نے فن ادب عربی میں رسوخ حاصل کیا' برصغیر اور عالم اسلام کی ممتاز شخصیت جناب پروفیسر خلیل عرب سے آپ نے عربی پڑھی' اور اس میں اتنا کمال حاصل کیا کہ دنیائے عرب آپ کی فصاحت و بلاغت کا لوہا مانتی تھی۔ آپ کی تصانیف برصغیر پاک وہند سے زیادہ بلاد عرب میں محبوب ومقبول تھیں بقول ایک عرب دانشور کے: "اگر اس دور میں جاہلی شعراء اور ائمہ لغت عربی ہوتے تو وہ آپ کو سجدہ کرتے۔"

آپ عوام وخواص اور عرب وعجم کے امام اور محبوب تھے۔ آپ کی خدمات جلیلہ کے عوض سعودی عرب کی جانب سے آپ کو شاہ فیصل ایوارڈ دیا گیا' برونائی کے بادشاہ نے عالم اسلام کی عظیم شخصیت اور خدمات عالیہ کے عوض آپ کو اپنے ملک کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا' اسی طرح انہیں ابوظہبی حکومت کی طرف سے بھی ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا' مگر ایوارڈوں سے حاصل ہونے والی لاکھوں ڈالر کی رقم حضرت مرحوم نے مجاہدین افغانستان اور دینی مدارس کو عطیہ کردی۔

مگر جہاں تک حضرت مولانا مرحوم کی ذات گرامی کا تعلق ہے ان کی شخصیت دنیا کے کسی بڑے سے بڑے انعام سے بالاتر تھی۔ وہ اس قافلہ کے نمائندہ تھے جو "ان اجری الا علی اللہ" کے فلسفہ پر یقین رکھتا ہے' اور جس کے نزدیک پوری دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتی۔ اس لئے ہمارے نزدیک ان ایوارڈوں سے حضرت کی عزت ووقار میں کوئی اضافہ نہیں ہوا' بلکہ یہ ان ایوارڈوں کے لئے باعث صد نازش ہے کہ موصوف نے انہیں قبول فرمایا۔

حق تعالیٰ شانہ نے حضرت مرحوم کو جن فطری خصائص وکمالات' جن ملکات حمیدہ اور جذبات صالحہ' جس سوز وگداز اور درد دل' جس قلب صافی اور نفس مطمئنہ سے نوازا تھا اور پھر ان کے سینہ بے کینہ میں عالم اسلام کی سربلندی اور اصلاح امت کے لئے گھلنے اور پگھلنے کی جو دولت ودیعت فرمائی' اور پھر ان کی زبان وقلم سے اسلام کی پیغام رسانی کا جو کام لیا یہ اسی کا ثمرہ تھا کہ :"ثم یوضع له القبول فی الارض" کے مصداق اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیائے اسلام میں محبوبیت ومقبولیت کا وہ مقام عطا فرمایا کہ اس کی قریب قریب مثال نہیں ملتی۔

حضرت مرحوم نے مشرق ومغرب اور عرب وعجم میں مسلسل اسلام کی دعوت کا صور پھونکا اور وہ پوری دنیا کو اسلام کے خوان یغما پر جمع ہونے کی دعوت دیتے رہے' وہ کبھی ہمیں امریکہ ولندن پہنچ کر "مغرب سے صاف صاف باتیں" کرتے نظر آتے' کبھی قاہرہ میں "اسمعی یا مصر" کی اذان دیتے دکھائی دیتے' اور کبھی "اسمعوھا منی صریحۃ ایھا العرب" کے ذریعہ (عرب) کے نمائندوں کو جھنجوڑتے' کبھی "دریا کابل سے دریا یرموک" تک پہنچ کر عالم اسلام کے مقتداؤں کو بیدار کرتے' کبھی انسانی دنیا پر مسلمانوں کے "عروج وزوال کا اثر" کی کہانی سنا کر ہمیں اپنی تاریخ کے وجد آفرین اور خون افشاں مناظر دکھاتے' کبھی مسلمانوں کے سامنے "تاریخ دعوت وعزیمت" کھول کر رکھتے۔ الغرض مولانا مرحوم کی دعوت مشرق ومغرب' عرب وعجم اور افریقہ وایشیا کی حدبندیوں سے بالاتر تھی' وہ پوری سسکتی' بلکتی اور مادی زخموں سے چور چور انسانیت کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستگی کی دعوت دیتے۔

حضرت مرحوم کی ذات سے اللہ تعالیٰ نے وہ کام لیا جو پوری ایک جماعت کے لئے مشکل ہے' یہ ان کی مقبولیت عند اللہ کی علامت ہے کہ ان کے لمحات زندگی کو دین اور اشاعت دین کے لئے قبول فرمالیا گیا۔

حضرت مرحوم کی عمر اس وقت تقریباً ۸۵ برس تھی۔ دو سال قبل آپ پر فالج کا حملہ ہوا تھا' مگر صحت یاب ہو گئے تھے۔ ۲۲/رمضان المبارک کو روزہ رکھا' طبیعت ہشاش بشاش تھی' غسل فرمایا' کپڑے تبدیل فرمائے سورۂ کہف کی تلاوت کا معمول پورا فرما رہے تھے کہ دوران تلاوت دل کے درد کی شکایت ہوئی' طبی امداد دینے کی کوشش سے پہلے ہی وہ روزہ کی حالت میں' تلاوت کرتے کرتے عین' جمعہ کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور اپنے لاکھوں عقیدت مندوں کو سوگوار اور یتیم چھوڑ کر جوار رحمت الٰہیہ میں چلے گئے (فانا للہ وانا الیہ راجعون)

ادارہ ہفت روزہ "ختم نبوت" اور قارئین ختم نبوت کے لئے یہ سانحہ ذاتی حادثہ سے کسی طرح کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرما کر ان سے رضا ورضوان کا معاملہ فرمائے اور ان کی حسنات کو ان کے رفع درجات کا ذریعہ بنائے اور پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

"شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات"

اسلام کا ایک ناقابلِ تردید معجزہ

عبداللہ یٰسین حسنی

مذہب کی سچائی اور اچھائی کی سب سے بڑی دلیل عام فہم ثبوت اور ناقابل انکار حقیقت مشاہدہ ہے آیئے اب ہم صداقت دین اسلام و حقانیت قرآن پر اپنے ہی زمانہ کا ایک مشاہدہ پیش کرتے ہیں۔

قصبہ سلمان پاک جو بغداد سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے زمانہ قدیم میں جس کا نام مدائن تھا جہاں اکثر صحابہ کرامؓ گورنری کے عہدے پر فائز رہے یہاں ایک شاندار مقبرے میں حضرت سلمان فارسیؓ مشہور صحابی مدفون ہیں اور آپ کے گنبد مزار سے متصل نبی آخرالزمان ﷺ کے دو صحابی حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت جابر بن عبداللہ کے مزارات ہیں ان دونوں اصحابؓ رسول کے مزارات پہلے سلمان پاک سے دو فرلانگ پر ایک غیر آباد جگہ پر تھے۔

حضرت حذیفہؓ نے خواب میں ملک فیصل اول شاہ عراق سے فرمایا کہ ہم دونوں کو موجودہ مزاروں سے منتقل کرکے دریائے دجلہ سے تھوڑے سے فاصلہ پر دفن کردیا جائے' اس لئے کہ میرے مزار میں پانی اور جابر کے مزار میں نمی شروع ہوگئی ہے۔

شاہ یہ خواب مسلسل دو راتوں میں دیکھتا رہا۔ تیسری شب حضرت موصوفؓ نے عراق کے مفتی اعظم کو خواب میں یہی ہدایت فرماکر کہا کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ کو کہہ رہے ہیں۔ لیکن اس نے اب تک اس کا انتظام نہیں کیا' اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس کو متوجہ کرکے اس کا فوراً بندوبست کراؤ۔

چنانچہ اگلے روز صبح ہی صبح مفتی اعظم نوری السعید پاشا وزیراعظم کو ہمراہ لے کر بادشاہ سے ملے اور اس سے اپنا خواب بیان کیا۔ شاہ فیصل نے کہا میں بھی دو راتوں سے خواب میں یہی دیکھ رہا ہوں۔

آخر کافی غور و مشورے کے بعد شاہ نے مفتی اعظم سے کہا کہ آپ مزارات کھولنے کا فتویٰ دے دیں تو میں اس کی تعمیل کے لئے تیار ہوں جب مفتی اعظم نے مزارات کے کھولنے اور لاشوں کو منتقل کرنے کا فتویٰ دے دیا تو یہ فتویٰ اور شاہی فرمان دونوں اس اعلان کے ساتھ اخبارات میں شائع کردیئے گئے کہ بروز عید قرباں بعد نماز ظہر ان دونوں اصحاب رسول کے مزارات کھولے جائیں گے۔

اخبارات میں یہ حال شائع ہونا تھا کہ تمام دنیائے اسلامی میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی رائٹر اور دوسری خبر رساں ایجنسیوں نے اس خبر کو تمام دنیا میں پہنچادیا۔ حسن اتفاق دیکھئے کہ ان دنوں موسم حج ہونے کے باعث تمام دنیا سے مسلمان حج کے لئے حرمین میں جمع ہورہے تھے جب انہیں یہ حال معلوم ہوا توانہوں نے شاہ عراق سے یہ خواہش ظاہر کی مزارات حج کے چند روز بعد کھولے جائیں تاکہ وہ بھی شرکت کرسکیں اسی طرح حجاز' مصر' شام' لبنان' فلسطین' ترکی' ایران' بلغاریہ' افریقہ' ہندوستان' روس وغیرہ وغیرہ ملکوں سے شاہ عراق کے نام بے شمار تار پہنچے کہ ہم بھی جنازوں میں شریک ہونا چاہتے ہیں مہربانی فرماکر مقررہ تاریخ چند روز بڑھادی جائے۔

چنانچہ دنیا کے مسلمانوں کی خواہش پر یہ دوسرا فرمان جاری کردیا گیا کہ اب یہ رسم حج کے دس دن بعد ادا کی جائے گی' اور اس کے ساتھ ہی خواب میں اہل مزارات کی عجلت کی تاکید کے پیش نظر احتیاطی تدابیر بھی کی گئیں کہ پانی مزارات تک پہنچنے نہ پائے۔

دوشنبہ کے دن بارہ بجے کے بعد لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزارات کھولے گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے مزار میں کچھ پانی آچکا تھا اور جابرؓ کے مزار میں نمی پیدا ہوچکی تھی۔ حالانکہ دریائے دجلہ وہاں سے کم از کم دو فرلانگ دور تھا۔

تمام ممالک کے سفیر' عراق حکومت کے تمام ارکان اور شاہ فیصل کی موجودگی میں پہلے حضرت حذیفہؓ کی نعش مبارک کو کرین کے ذریعے زمین سے اس طرح اوپر اٹھایا گیا کہ ان کی نعش کرین پر نصب کئے ہوئے اسٹریچر پر خود بخود آگئی اب

کرین سے اسٹریچر کو الگ کر کے شاہ فیصل مفتی اعظم عراق' وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور پرنس فاروق ولی عہد مصر نے کندھا دیا اور بوجھے احترام سے ایک شیشہ کے تابوت میں رکھ دیا' پھر اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ کی نعش مبارک کو مزار سے باہر نکالا گیا۔

نعش ہائے مبارک کا کفن اور ریش مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے' نعشوں کو دیکھ کر یہ اندازہ ہرگز نہیں ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال قبل کی نعشیں ہیں بلکہ گمان یہ ہوتا تھا کہ شاید انہیں رحلت فرمائے دو تین گھنٹے سے زائد وقت نہیں گزرا اب سے عجیب بات یہ تھی کہ ان دونوں حضراتؓ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں لیکن ان کی نظریں اس چمک کے سامنے ٹھہرتی ہی نہ تھیں ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں؟

بڑے بڑے ڈاکٹر یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے' ایک جرمن ماہر چشم جو بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا اس تمام کارروائی میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا اس نے جو یہ منظر دیکھا تو اس سے اتنا بے اختیار ہوا کہ ابھی نعش ہائے مبارک تابوتوں ہی میں رکھی گئی تھیں کہ آگے بڑھ کر مفتی اعظم عراق کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ''آپ کے مذہب اسلام کی حقانیت اور ان صحابہ کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟ میں مسلمان ہوتا ہوں ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اس موقع پر ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے دور دراز سے آئے ہوئے مشتاقان دید پر احسان کیا کہ اس نے شاہ عراق کی منظوری سے اپنے خرچ پر عین مزارات کے اوپر دو سو فٹ [illegible] فولاد کے چار کھمبوں پر کوئی تیس فٹ لمبا اور تیس فٹ چوڑا ٹیلیویژن کا اسکرین لگا دیا بلکہ کھمبوں کے چاروں طرف بھی چھت سے ملحق چار اسکرین لگا دیئے اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ہر کوئی اپنی جگہ کھڑے ہو کر باطمینان مزارات کے کھلنے کے وقت سے آخر وقت تک کی تمام کارروائی دیکھتا رہا۔

دوسرے دن بغداد کے سینماؤں میں اس واقعہ کی فلم دکھائی گئی۔ اس واقعہ کے فوراً بعد بغداد میں کھلبلی مچ گئی اور بے شمار یہودی اور نصرانی خاندان بلا کسی جبر کے جوق در جوق مسجدوں میں قبول اسلام کے لئے آگئے۔

یہ ''چشم دید معجزہ'' اگلے زمانے کا تاریخی واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے ہی زمانہ کا آنکھوں دیکھا حال ہے اس کو زیادہ عرصہ بھی نہیں گزرا ۱۹۳۲ء میں اس معجزہ کا ظہور ہوا ہے اس کو ہر مذہب و ملت اور کئی ممالک کے افراد نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس کی دنیا کے اخباروں نے جلی عنوانات سے تشہیر کی ہے اور اس کے ہر جگہ چرچے رہے ہیں یہ مزارات گمنام افراد کے بھی نہ تھے یہ نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مشہور و معروف صحابہؓ کے مزار تھے جن کو پہلے بھی لوگ جانتے اور مانتے تھے اور جواب بھی مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں۔

(ماخوذ)

☆☆............☆............☆☆

ایک ضروری اعلان

اہل علم حضرات توجہ فرمائیں!

﴿۱﴾ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے ایک قصیدہ لکھ کر علماء اسلام سے اس کا جواب طلب کیا۔ ﴿۲﴾ علماء کرام میں سے پروفیسر مولانا قاضی ظفر الدین اورینٹل کالج لاہور نے اس کا جواب ''قصیدہ رائیہ جواب قصیدہ مرزائیہ'' تحریر فرمایا اور مولانا حکیم شاہ غنیمت حسین اشرفی نے ''ابطال اعجاز مرزا'' کے نام سے دو جلدوں میں شائع کیا تھا۔

﴿۳﴾ ملک بھر کے تمام دینی رہنماؤں اور علماء کرام سے درخواست ہے کہ جن حضرات کے پاس ان کتب میں سے کوئی کتاب موجود ہو تو مطلع فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کتابوں کو شائع کرنا چاہتی ہے۔ امید ہے کہ اس پر توجہ دی جائے گی۔ (جواب کے لئے)

مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت کی ناکام جسارت

حضرت مسیح موعود عیسیٰ ابن مریمؑ کا حج کرنا اور مرزا صاحب قادیانی کا بغیر حج کیے مرنا

مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

احادیث رسول ربانی:

(۱) صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۰۸ ،حج الکرامہ کے ص ۴۲۹ پر ہے:

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کی گھاٹی میں لبیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔'' (نیز دیکھو کتاب المسلم جلد سوم ص ۱۲۸)

(۲) مسند احمد جلد دوم ص ۲۴۰ و ص ۲۷۲،۵۱۳،۵۴۰ اور تفسیر درمنثور جلد ۲ ص ۲۴۲ پر ہے:

''عن حنظلة الاسلمی سمع ابا هريرة قال قال رسول الله ﷺ والذی نفس محمد بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا أو معتمرا أو لیثنیهما''

(۳) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۰ تفسیر ابن کثیر (برحاشیہ فتح البیان) جلد سوم صفحہ ۲۳۵ درمنثور جلد ۲ ص ۲۴۲ ،حج الکرامہ ص ۴۲۹ پر ہے:

ترجمہ: ''حضرت حنظلہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابوہریرہ صحابیؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اتریں گے پس خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹائیں گے اور ان کے واسطے نماز اکٹھی کی جائے گی اور دے گا مال یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور خراج (جزیہ) کو بند کردیں گے اور روحاء میں تشریف لائیں گے۔ پس اس جگہ سے حج کریں گے یا عمرہ یا دونوں کو اکٹھا کریں گے۔ حضرت حنظلہ راوی نے کہا اور حضرت ابوہریرہؓ نے آیت پڑھی: ''وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا'' پس حنظلہ نے گمان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے' پس میں نہیں جانتا کہ یہ سارا کلام نبی ﷺ کا ہے یا ابوہریرہ کا کلام ہے۔''

(۴) مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۵ حج الکرامہ ص ۴۲۹' درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ کنزالعمال جلد ۷ ص ۲۰۲' منتخب کنزالعمال جلد ۶ ص ۵۵ پر ہے:

ترجمہ: ''حضرت عطاء تابعیؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا البتہ ضرور اترے گا' حضرت عیسیٰ بن مریم حاکم عادل ہوگا اور امام انصاف کرنے والا' اور البتہ ضرور گزرے گا ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتا ہوا اور البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائے گا اور مجھے سلام کرے گا اور میں اسے جواب دوں گا' حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے اگر تم ان کو دیکھ لو تو کہو کہ ابوہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔''

(۵) امام جلال الدین سیوطیؒ کے رسالہ ''انجاء الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء'' کے صفحہ ۵۰۴ میں ہے:

''محدث ابو یعلیٰ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اتریں گے' پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمد ﷺ تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔''

پیشگوئی از قاضی محمد سلیمان صاحب عالم ربانی:

مشہور و معروف کتاب ''رحمۃ للعالمین'' کے مصنف حضرت مولانا مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب المتخلص بہ سلمان نے اپنی کتاب ''تائید الاسلام'' حصہ دوم (مطبوعہ اسلامیہ پریس

لاہور) کے صفحہ ۱۲۴ پر تو یہ فرمایا تھا: طبع کرزن پریس لاہور ص ۱۱۶ ج ۲م

"مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے پر یہ حدیث ابو ہریرہ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک شاہد ہے کہ حضرت مسیح مقام روحاء میں آکر حج و عمرہ کریں گے، میں نہایت جزم کے ساتھ با آواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔"

اقوال مرزا صاحب قادیانی:

(الف) کتاب "ایام الصلح" اردو کے صفحہ ۱۶۸، ۱۶۹ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی پہلے حج کو چلا جائے۔ اگر بموجب نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئے تاکہ ان پر عمل کیا جائے اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئے گا قتل دجال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج و آیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہئے۔ اگر کچھ دیانت اور تقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کرے گا؟ کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا؟ یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے۔ صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو لو ہم بہر حال حج کو جائیں گے ہر چہ بادا باد۔ لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کرلیں حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا۔ یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے کفر اور اس کے باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لاکر حج کرے گا۔ سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔"

(ب) اخبار "الحکم" مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۰ کالم نمبر ۳ میں ہے:

"ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے؟ فرمایا یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دس سال مدینہ میں رہے، صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا، حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کرسکتے تھے لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو، وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے، لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے؟ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کردے گا تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت ﷺ پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔"

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء (۱۳۲۶ھ) کو ہوئی تھی اور بیت اللہ شریف کا حج نصیب نہ ہوا، پس دیکھئے کس طرح جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور کی پیشگوئی پوری ہوئی، مرزائی صاحبان غور کریں؟

مرزائیوں کا جواب ناصواب اور اس کی تردید

مرزائی: آپ ثابت کریں کہ آپ کو فارغ البالی اور مرفہ الحالی حاصل تھی (رسالہ ریویو بابت ماہ

فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۸)

مسلمان: مرزا صاحب قادیانی کے دعوے کے بعد ہزاروں لاکھوں روپے کی آمدنی ہوئی تھی، سنئے اور غور سے سنئے، مرزا صاحب نے خود تحریر کیا ہے کہ:

(۱)...... "اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔" (نزول المسیح ص ۳۴)

(۲)...... "ہزارہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزارہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔" (اربعین نمبر ۲ ص ۴)

(۳)...... "مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ بھی ماہوار آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱)

(۴)...... "اگر منی آرڈروں کے ذریعہ ہزارہا روپے آ چکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آکر دیئے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا کیا ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱ کا حاشیہ)

(۵)...... "اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۴۲)

(۶)...... "اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔" (کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۴۲ کی سطر ۱۰ میں ہے)

مرزائی: "سنئے آپ کو دنیا سے تو فارغ البالی تھی لیکن دین کے معاملے میں آپ فارغ البال نہ تھے۔ آپ نے دین کی خدمت کے لئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔"

مسلمان: دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا، تقریریں کرنے والا، مخالفوں کے مقابل پر کتابیں لکھنے والا شخص حج بھی کر سکتا ہے۔ دیکھئے حنفی علماء میں سے جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب چشتی تھانویؒ اور مولانا مولوی احمد علی صاحب قادری لاہوریؒ اور علماء اہل حدیث میں سے جناب قاضی محمد سلیمان مرحوم و مغفور اور جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ (جنہوں نے ستر کے قریب کتابیں عیسائیوں، آریوں، مرزائیوں، نیچریوں اور چکڑالویوں کی تردید میں لکھی ہیں) نے دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور حج بیت اللہ کا بھی کیا ہے۔

مرزائی: "مخفی نہ رہے کہ آپ کے نزول کی غرض جو قرآن مجید و احادیث میں بتائی گئی ہے صلیبی مذہب کا دلائل سے پاش پاش کرنا اور دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا ہے اس لئے آپ پر لازم یہی تھا کہ آپ اس اہم کام کی طرف پہلے متوجہ ہوتے۔" (ریویو ایضاً ص ۲۹)

مسلمان: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے صلیبی مذہب کو دلائل سے پاش پاش کیا ہے اور یہود اور مشرکین عرب کے عقائد کی خوب تردید کی ہے اور بیت اللہ کے حج بھی کئے ہیں، مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوا۔

مرزائی: "قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود اور ابن مریم ہونا اظہر من الشمس ہے اور دوسری طرف اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا، تو یہ حدیث بوجہ معارض ہونے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے اس لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی، کیونکہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف و معارض ہو اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ہے کہ اس کو رد کر دو۔" (ریویو ایضاً ص ۳۴ ریویو جلد ۱۳ نمبر ۴ ص ۲)

مسلمان: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح موعود ہوں (نزول المسیح ص ۴۸) اس کی تشریح یوں فرمائی کہ:

"مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔"

(اشتہار ۱۲/اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت جلد ۲ ص ۲۱، عسل مصفی جلد دوم صفحہ ۵۲۸)

اس کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے کہ:

"اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔" (کشتی نوح ص ۴۹)

میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت قطعیۃ الدلالت نص صریح میں اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں کسی مثیل مسیح کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہے۔ مثل مسیح کے الفاظ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں نہیں آئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ایک مثیل مسیح اس امت میں سے آئے گا۔ البتہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ

عیسیٰ' مسیح' ابن مریم' عیسیٰ ابن مریم مسیح ابن مریم اس نبی و رسول کے لئے آئے ہیں جن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہؑ تھیں۔ جو بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ جن پر انجیل اتری تھی۔ صحاح ستہ' مسند احمد' کنزالعمال' اور مشکوٰۃ وغیرہ کتب احادیث میں تیس یا اس سے زیادہ حدیثوں میں مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ مگر الفاظ مسیح ابن مریم' عیسیٰ بن مریم' ابن مریم' مسیح' عیسیٰ' روح اللہ عیسیٰ آئے ہیں اور یہ الفاظ "یاتی مثیل المسیح منکم" آنحضرت نے نہیں فرمائے' جب بنیاد ہی پکی نہیں تو عمارت کب کھڑی ہو سکتی ہے؟ اگر حضرت مسیح ابن مریم وفات یافتہ ہوتے تو آنحضرت علیہ السلام ان کے آنے کی خبر نہ دیتے اور جناب مرزا صاحب مثیل مسیح علیہ السلام نہیں ہیں اور مرزا کو ان کے ساتھ ہر ایک پہلو سے تشبیہ بھی نہیں ہے۔

مرزائی : یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج میں مذکور ہے تمام الفاظ یہ ہیں :

"والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا اور معتمرا او لیثنینهما"

ان الفاظ میں کہیں مذکور نہیں کہ بعد نزول یہ واقعہ ہو گا یا آمد ثانی میں وہ حج کریں گے۔
(الفضل ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷ کالم نمبر ۲)

مسلمان : اس اخبار "الفضل" ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۷ کالم نمبر ۳ میں ہے :

"اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ : کلامی یفسر بعضه بعضا کہ میری کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔"

سو غور سے سنئے کہ مسند احمد شریف کی جلد دوم کے صفحہ ۲۹۰ پر ہے :

"عن حنظلة عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی بن مریم فیقتل الخنزیر ویمحو الصلیب و تجمع له الصلوة ویعطی المال حتی لا یقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منها او یعتمر و یجمعهما قال وتلا ابو هریرة "ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته" زعم حنظلة ان ابا هریرة قال یؤمن قبل موت عیسی فلا ادری هذا کله حدیث النبی ﷺ او شئی قاله ابو هریرة۔"

اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم بعد نزول حج کریں گے۔

مرزائی : حضرت ابو ہریرہ اس کے راوی ہیں اور الفاظ حاجا اور معتمرا أو ليثنيهما میں "یا یا" کے تکرار سے اس کی مخلوطیت ظاہر ہے۔
(الفضل ایضاً صفحہ ۷ کالم نمبر ۱)

مسلمان : ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیجئے "کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۹۷ سطر ۷' ۸ اور ۹ میں ہے :

"اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی سال ہو گی اور یا یہ کہ پانچ سال زیادہ یا پانچ سال کم۔"

مرزائی : حدیث نبوی کا ہرگز یہ معنا نہیں کہ مسیح موعود فج الروحاء سے احرام باندھیں گے اور یہ بات بعد نزول من السماء ہو گی۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اس حدیث میں کوئی لفظ تو ایسا ہوتا جو آمد ثانی یا بعد نزول پر صراحتاً یا اشارتاً دلالت کرتا۔ نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیہلن بفج الروحاء کا ترجمہ "فج الروحاء" سے غلط ہے بلکہ "فج الروحاء میں" چاہئے۔ اگر حضور علیہ السلام کا منشا مبارک یہ ہوتا کہ "فج الروحاء سے" تلبیہ شروع کریں گے یا کرتے ہیں تو "من فج الروحاء" فرماتے۔
(الفضل ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷ کالم ۲)

مسلمان : (الف) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۸ پر لکھا ہے :

"وهذا یکون بعد نزول عیسی من السماء فی آخر الزمان"

(ب) مرزائیوں کی مشہور و معروف کتاب "عسل مصفیٰ" حصہ اول صفحہ ۴۰۶ پر (بحوالہ تفسیر روح المعانی جلد ۳ صفحہ ۲۱۳ اور کنزالعمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸) لکھا ہے :

"احمد بن حنبلؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن مریم اترے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو محو کرے گا اور نماز اس کے لئے جمع کی جائے گی اور مال دے گا لیکن قبول کوئی نہیں کرے گا اور خراج اٹھا دے گا اور روحاء میں اترے گا اور وہاں حج یا عمرہ کرے گا یا دونوں کو جمع کرے گا۔"

پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے کے بعد حج کریں گے۔

(ج) دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبوی ﷺ میں "من فج الروحاء" بھی آیا ہے'

جیسا کہ مسند احمد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ پر ہے:

"عن حنظلة الاسلمی انه سمع أبا هريرة يقول قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم من فج الروحاء بالحج أو العمرة أولیثنیهما۔"

مرزائی: حضرت خلیفۃ المسیح اول اس کی تطبیق یوں فرماتے تھے کہ اس حدیث میں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے جیسا کہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد آنحضرت ﷺ کا وہ کشف ہے جس میں آپ نے حضرت موسیٰ اور حضرت یونس علیہما السلام کو حج کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ویسے ہی ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی آپ نے احرام باندھے ہوئے دیکھا ہے۔ (رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء صفحہ ۷ ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء صفحہ ۴۳' الفضل ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷)

مسلمان: بیشک مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۱۷'۲۱۸ باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء فصل اول میں حضرت ابن عباس سے بحوالہ صحیح مسلم ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وادی ازرق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور وادی ہرشے میں حضرت یونس علیہ السلام کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا ہے مگر یہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا جیسا کہ الفاظ قال کانی انظر الی موسی (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت موسیٰ کی طرف) اور الفاظ قال کانی انظر الی یونس (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت یونس کی طرف) اس پر دال ہیں۔ مگر صحیح مسلم جلد اول ص ۴۰۸' مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۷۲'۲۹۰'۵۱۳'۵۴۰ مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۵' کنز العمال جلد ۷ ص ۲۰۲' میں کسی جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں قال کانی انظر الی عیسی پس حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت یونس نبی اللہ کا واقعہ پیش کرنا صحیح جواب نہیں ہے۔

مرزائی: آنحضرت ﷺ نے جس طرح وادی ازرق سے گزرتے ہوئے حضرت موسیٰ کو حج کے لئے جاتے دیکھا' ثنیہ ہرشے میں حضرت یونس کو لبیک کہتے سنا' ایسا ہی حضور نے فج الروحاء سے گزرتے حضرت مسیح کو لبیک کہتے سنا اور ذکر فرمایا جسے راوی نے مسلم شریف کے مندرجہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے اس صورت میں حدیث مذکور کے صحیح لفظی معنی بغیر کسی تاویل کے یہ ہوں گے کہ حد ابن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا ہر دو کے لئے لبیک لبیک کہتے ہیں۔ (الفضل ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کلامی یفسر بعضہ بعضا کہ میرے کلام کے بعض دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔ (الفضل ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم ۳) مسند احمد شریف اور مستدرک حاکم میں جو روایتیں آنحضرت علیہ السلام سے اس بارے میں آئی ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ قادیانی صاحب کا ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول کے بعد حج کریں گے' کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸' منتخب کنز العمال جلد ۶ ص ۵۶ اور حج الکرامہ ص ۴۲۳ میں حدیث نبوی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ خود مرزا صاحب نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۸۸'۸۹ پر یہ حدیث نقل کی ہے مگر الفاظ من السماء نقل نہیں کئے ہیں۔ اس جگہ مرزا صاحب نے امانت سے کام نہیں لیا ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا "ماکان لنبی ان یغل" یعنی کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ خیانت کرے۔ اس معیار قرآنی کی رو سے مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوؤں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

مرزائی: فج کے معنی راستہ کے ہیں اور روحاء سے مراد راحت والا یعنی اوامر کا راستہ مراد اسلام ہے یعنی مسیح موعود اسلام کے راستہ میں کمر باندھے گا۔ عمرہ اور حج میں آپ نے تردد ظاہر کیا ہے یعنی آیا مسیح کے ذریعہ جلالی تکمیل ہوگی یا جمالی یا دونوں جمع کرے گا' جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔

وجہ اول یہ ایک آنحضرت ﷺ کا کشف ہے جو تعبیر طلب ہے...... پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:

"جب مسیح ابن مریم آئے گا تو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فیوض و انوار نازل ہوں گے اور اسے علم لدنی عطا کیا جائے گا اور اسرار شریعت اس پر کھولے جائیں گے جس کی وجہ سے کوئی مخالف آپ پر غالب نہیں آسکے گا اور آپ کے ذریعہ سے دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ ظاہر ہوگا اور آپ کو دو بیماریاں ہوں گی جیسا کہ حدیث میں ان بیماریوں کو دو زرد چادروں سے تعبیر کیا ہے۔" (ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۵'۴'۳'۶)

باقی صفحہ ۲۱ پر

یاد رفتگان

حضرت مولانا سیّد ممتاز الحسن شاہ گیلانی رح

۱۹۷۴ء میں اللہ تعالیٰ نے ذوالفقار علی بھٹو کو ایک عظیم دینی کارنامہ سرانجام دینے کا سنہری موقعہ عنایت فرمایا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے بحیثیت وزیراعظم پاکستان قادیانیوں کو پاکستان کے آئین میں غیر مسلم قرار دے دیا' اس ضمن میں تمام قانونی اور آئینی تقاضوں کو پورا کیا گیا۔ قادیانیوں یا مرزائیوں نے آج تک اس فیصلہ کو قبول نہیں کیا' وہ اب بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور ظلم کی بات یہ ہے کہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے پکے اور سچے مسلمانوں کو نہ صرف غیر مسلم سمجھتے ہیں بلکہ غیر مسلم کہتے بھی ہیں۔ وطن عزیز میں خفیہ طور پر عبادت خانے تعمیر کر کے وہاں عبادت کے نام سے جمع ہوتے ہیں اور پھر مسلمانوں کے خلاف منصوبے بناتے ہیں' قیام پاکستان کے وقت ربوہ (موجودہ چناب نگر) میں وسیع و عریض قیمتی رقبہ برائے نام قیمت پر حاصل کیا وہاں ایک انچ زمین بھی مسلمان نہیں خرید سکتا تھا۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے تعاون سے قادیانی بے انتہا دولت اکٹھی کر کے اس سے پاکستان میں بڑے بڑے کاروبار بھی کر رہے ہیں اور اپنے لئے محل نما کوٹھیاں بھی تعمیر کر رہے ہیں۔ قادیانیوں نے خیابان کالونی نمبر ۲ میں بے شمار پلاٹ خرید کر کافی کوٹھیاں بھی تعمیر کر لی ہیں اور اب ایک کوٹھی کے نام پر عبادت خانہ بھی تعمیر کر کے وہاں باقاعدہ جمعہ کی ادائیگی اور اپنے اجتماعات بھی شروع کر دیئے۔ جمعہ کے دن بے شمار کاریں اس عبادت خانہ کے گرد کھڑی ہوتی ہیں اور اب ان اجتماعات کے موقعوں پر مسلح شخص بھی سڑک پر کھڑے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ ان کی ان اسلام دشمن سرگرمیوں کے بڑھنے پر دین کا درد رکھنے والے حضرات کو تشویش ہوئی کچھ احباب نے انفرادی سطح پر کوششیں بھی کیں جو بار آور نہ ہوئیں۔ قادیانی سازشیں اور اسلام دشمن

میاں محمد اسلم

کارروائیاں جب بڑھتی گئیں تو دینی مدرسہ کے ایک طالب علم نے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں خط تحریر کر کے یہاں کے حالات سے آگاہ کیا' مرکز نے جھنگ سے مولانا غلام حسین مبلغ ختم نبوت کو فیصل آباد بھیجا وہ جامع مسجد عثمانیہ خیابان نمبر ۲ میں تشریف لائے تو قاری نعیم مہتمم جامعہ عثمانیہ علامہ شریف احمد قریشی اور چند دیگر احباب سے ملاقات ہوئی۔ علامہ صاحب نے مولانا غلام حسین کی شیخ محمد اشفاق صدر ویلفیئر سوسائٹی خیابان کالونی نمبر ۲ سے ملاقات کروائی' شیخ اشفاق کی رہائش گاہ پر اہل محلہ اکٹھے ہوئے' اس پروگرام میں شرکاء سے حضرت سید ممتاز الحسن گیلانی نے خطاب کیا۔ مولانا غلام حسین صاحب نے مختلف مساجد کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے ایک ایک دن میں کئی کئی تقریریں کیں' جس کے نتیجہ میں مقامی آبادی میں صحیح معنوں میں قادیانی فتنہ کا ادراک اور احساس پیدا ہوا۔ قاری مخدوم صاحب خطیب جامع مسجد مصطفائی' کفیل ہاشمی صاحب خطیب جامع مسجد اتفاق' جامع مسجد توحید اہل حدیث کے خطیب حبیب الرحمٰن اور خطیب مدینہ قرآن اکیڈمی نے خصوصی تعاون کیا۔ عمران روڈ کے ایک خالی پلاٹ پر صاحبزادہ طارق محمود صاحب کی زیر صدارت ایک کارنر میٹنگ منعقد ہوئی۔

اس میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماً کرام نے شرکت فرمائی' وقاص چوک کے نزدیک رانا غضنفر علی صاحب صدر ویلفیئر سوسائٹی خیابان کالونی نمبر ۲ اور خلیل احمد سلہریا جنرل سیکریٹری کی کاوش سے دوسری کارنر میٹنگ منعقد ہوئی۔ مولانا مجاہد الحسینی صاحب مہمان خصوصی تھے اور راقم الحروف نے نقابت کا فریضہ سرانجام دیا۔ اس پروگرام کے مقررین صاحبزادہ طارق محمود صاحب' مولانا غلام حسین صاحب' قاری مخدوم صاحب' مولانا حبیب الرحمٰن صاحب' قاری نوید صاحب' علامہ شریف احمد قریشی صاحب اور شیخ اشفاق صاحب صدر ویلفیئر سوسائٹی خیابان کالونی نمبر ۲ تھے۔ صحافی حضرات بھی شریک ہوئے۔ جناب نصیر

احمد آزاد پروپرائٹر شنگریلا پرنٹرز نے خصوصی شرکت فرمائی۔ مولانا رشید عمر صاحب امیر حلقہ غربی پنجاب رفقاً تنظیم اسلامی کے ساتھ اس کارنر میٹنگ میں شریک ہوئے اور موصوف نے پرجوش خطاب بھی فرمایا۔ مولانا مجاہد الحسینی نے انتہائی معلوماتی اور پر اثر خطاب کیا اور حاضرین کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اور پھر بڑی ہی پر سوز دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام کیا۔ اس پروگرام میں سینکڑوں افراد نے شرکت فرمائی' چند پروگراموں میں حضرت ممتاز الحسن گیلانی صاحبؒ نے بڑی پرجوش اور مدلل تقریریں کیں۔ حضرت ممتاز الحسن گیلانی صاحبؒ کے جذبہ جوش' ذوق اور دین کے لئے گہرے درد نے مجھے بہت متاثر کیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی تقریروں کا مرکز و محور حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔ موصوف نے حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی شب و روز محنت جو انہوں نے ختم نبوت کے ضمن میں سرانجام دیں تھیں ان کی تفصیلات انتہائی خوبصورت الفاظ اور انوکھے انداز میں پیش کرتے تو حاضرین کے سامنے ماضی کی تصویر اجاگر ہو جاتی۔

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جیل کی مشقتوں کا ذکر کرتے تو شرکاء محفل کی آنکھیں آنسو سے تر ہو جاتیں۔ جامع مسجد عثمانیہ میں ایک دن خصوصی نشست ہوئی' شریک مجلس علامہ شریف احمد قریشی' قاری نعیم کے علاوہ دیگر احباب بھی تھے۔ حضرت ممتاز الحسن صاحبؒ نے گہرے احساس کے ساتھ راقم الحروف کے والد ماجد محترم چوہدری صادق علی مرحوم و مغفور سے اپنی طویل رفاقت کا ذکر فرمایا' ایک روز مولانا غلام حسین' علامہ شریف احمد قریشی' قاری محمد نعیم اور راقم الحروف حضرت گیلانی صاحبؒ کی رہائش گاہ واقعہ کہکشاں کالونی میں حاضر ہوئے تو موصوف نے بڑی گرم جوشی اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کی' چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ اکرام کیا۔ خیابان کالونی میں تحریک ختم نبوت کے بارے میں سوالات کئے پھر ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا' دوران گفتگو حضرت گیلانی صاحبؒ نے جب یہ شعر پڑھا۔

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی شر

تو اس شعر نے اپنی گرفت میں لے لیا اور اس شعر کو لکھنے لگا تو موصوف نے میرے شوق و ذوق کو دیکھتے ہوئے لپک کر ایک کتابچہ الماری سے نکالا اور مجھے تھمادیا۔ بندہ اس عنایت پر ممنون احسان ہوا۔ حضرت گیلانی صاحبؒ کی اس عنایت میں مولانا غلام حسین کا دخل بھی تھا' اس کتابچہ کا عنوان حرف اقبال سے ماخوذ "اسلام اور قادیانیت" تھا۔ نصیر احمد آزاد صاحب نے اپنے پرنٹنگ پریس "شنگریلا پرنٹرز" سے شائع کیا تھا۔ اکثر دل میں یہ خواہش جنم لیتی رہی کہ پھر گیلانی صاحبؒ کی خدمت میں حاضری دی جائے لیکن وقت نہ مل سکا۔ چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں ختم نبوت کے سالانہ اجلاس میں شرکت کا موقع ملا' حضرت ممتاز الحسن گیلانی صاحبؒ اسٹیج پر تشریف فرما تھے' اس پروگرام میں تقریر کر چکے تھے' دور سے ہی دراز قامت اور مہندی رنگ طویل ریش کی بنا پر پہچانے جاتے تھے۔ حضرت گیلانی صاحبؒ ایک مرتبہ اسٹیج سے اترے تو راقم نے آگے بڑھ کر سلام کیا' حضرت جی نے سینے سے لگالیا بڑی گرم جوشی سے معانقہ کیا جو اخلاص سے پر تھا۔ حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے پروگرام کے اختتام پر مصافحہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد حضرت گیلانی صاحبؒ کی صحبت میں جا بیٹھا۔ موصوف نے مجھ سے گزشتہ ملاقات میں سنائے ہوئے شعر سنانے کا حکم دیا۔ راقم نے جواب میں علامہ اقبالؒ کی وہ پوری نظم سنا دی جو حسب ذیل ہے۔

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود بے اثر
تیغ و تفنگ دست مسلماں میں ہے کہاں؟
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر
کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اس کو مسلماں کی موت مر
تعلیم اس کو چاہئے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ' یورپ سے درگزر

ایک روز میں نے مولانا مجاہد الحسینی صاحب کی رہائش گاہ پر حاضری دی تو انہوں

نے اپنے ماہانہ ''صوت الاسلام'' میں والد محترم کا شائع کردہ مضمون ''قادیانیت کا ایک سبق آموز سفر'' دیا' میں مولانا صاحب سے اس شمارے کے چند رسالے لئے گھر آیا تو ای خواہش نے جنم لیا کہ ان میں سے پہلا رسالہ حضرت گیلانی صاحبؒ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

محترم والد مرحوم کا مضمون پڑھ کر حضرت گیلانی صاحبؒ خوش ہوں گے' اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے علامہ شریف احمد قریشی صاحب سے فون کے ذریعہ رابطہ کرنے کی کوشش کی تو موصوف گھر نہ ملے' ایک روز علامہ صاحب اور قاری نعیم صاحب سے ملاقات ہوئی تو علامہ صاحب نے جذبے میں ڈوبے ہوئے الفاظ کے ساتھ اس خصوصی نشست کا ذکر کیا جو ان کی رہائش گاہ پر ہوئی تھی۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ ہمیں گیلانی صاحبؒ کی صحبت سے مستفید ہوتے رہنا چاہئے اور ساتھ ہی حکم جاری کر دیا کہ جب بھی ان سے ملاقات کے لئے جائیں تو ہم اکٹھے جائیں گے' چونکہ علامہ صاحب محترم والد مرحوم کے دوستوں میں سے ہیں لہذا ان کی ہر بات میرے لئے حکم کا درجہ رکھتی ہے۔

ایک دن علامہ صاحب کا فون آیا تو انہوں نے یہ افسوسناک خبر سنائی کہ حضرت گیلانی صاحبؒ وفات پا گئے ہیں۔ اس دار فانی سے کوچ فرما گئے ہیں ان کا انتقال پر ملال ہو چکا ہے۔ علامہ صاحب نے اسی نوع کی گفتگو رقت آمیز آواز میں جاری رکھی لیکن میری کیفیت کچھ ایسی تھی جیسے کہ میں کچھ سن ہی نہیں رہا۔

علامہ شریف احمد صاحب اور گیلانی صاحبؒ کے ہمسائے کے ہمراہ حضرت ممتاز الحسن مرحوم و مغفور کے گاؤں وزیروالا گئے۔ مرحوم کے بیٹے سے ملاقات ہوئی' ان سے تعزیت کی انہیں صوت الاسلام کا شمارہ دیتے ہوئے عرض کی کہ حضرت گیلانی صاحبؒ کو یہ رسالہ میں خود حاضر ہو کر دینا چاہتا تھا لیکن نہ دے پایا۔ حضرت ممتاز الحسن گیلانی صاحبؒ کی لحد پر حاضری دی دعائے مغفرت کی اور بوجھل قدموں اور گہرے صدمے کے ساتھ فیصل آباد واپسی ہوئی۔ مولانا صاحبزادہ طارق محمود سے ملاقات ہوئی تو گیلانی صاحبؒ کا ذکر خیر ہوتا رہا۔ گیلانی صاحبؒ سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کو غم میں ڈوبے ہوئے الفاظ کے ساتھ ان کا تذکرہ کرتے پایا۔ مورخہ ۲۸/اکتوبر بروز جمعرات کو پیپلز کالونی میں حضرت ممتاز الحسن گیلانی صاحبؒ نے ایک نکاح پڑھایا' اس تقریب میں حضرت فاطمہؓ کا ذکر بڑے خلوص اور جذبے کے ساتھ فرما رہے تھے۔ تمام محفل آپ کی خطابت سے مستفید ہو رہی تھی کہ اچانک حکم خداوندی سے روح جسم کا ساتھ چھوڑ گئی۔ بظاہر دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا لیکن شمع رسالت کا پروانہ حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا سچا اور پکا رفیق اور خادم خاص جس کی ساری زندگی ختم نبوت کے عظیم مقصد میں لگی تھی اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو گیا۔ محفل کو حیران و پریشان اور غم سے نڈھال چھوڑ گیا۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہم سو گئے داستان کہتے کہتے!

☆☆......☆......☆☆

قادیانی نامہ نگار کی من گھڑت

نامہ نگاری کی مذمت

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے لاہور کے ایک اخبار کے قادیانی غیر مسلم نامہ نگار کی اس من گھڑت بدنیتی پر مبنی ایک خبر چناب نگر کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری محکمہ ہاؤسنگ کی لو انکم رہائش اسکیم کو احمدیہ کالونی ظاہر کیا گیا ہے جبکہ اصل صورت حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مرزائی لوگوں کو دسمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور ربوہ حال چناب نگر کو کھلا شہر بنایا گیا تھا وہاں ریزیڈنٹ مجسٹریٹ اور نائب تحصیلدار وغیرہ کے دفاتر قائم کئے گئے اور ۱۹۷۶ء کو مولانا فقیر محمد کی درخواست پر حکومت پنجاب محکمہ ہاؤسنگ سرکل فیصل آباد نے ۵۰ ایکڑ رقبہ پر مسلمانوں کے لئے کم آمدنی کی رہائش اسکیم تعمیر کرائی تھی جس پر ۶۷ لاکھ روپے سے زائد اخراجات آئے اور صرف مسلمانوں کو قرعہ اندازی کے لئے ۱۴۵۰ روپے فی مرلہ مقررہ قیمت پر پلاٹ الاٹ کئے گئے جس کا بعد ازاں مسلم کالونی نام رکھا گیا' اس اضافی بستی کے لئے مرزائیوں کی ۱۰۳۴ ایکڑ سے ۲۹ ایکڑ اراضی ہاؤسنگ ایکٹ کے تحت ریکوائر کی گئی اور ۲۱ ایکڑ باہر کے زمینداروں سے حاصل کی گئی اس پر چند قادیانیوں سمیت خالی پلاٹوں پر ناجائز قبضہ کر لیا تھا جس پر مولانا فقیر محمد کی تحریری درخواست پر محکمہ ہاؤسنگ نے گرا دیا ہے جبکہ قادیانی/مرزائی ایک فرقہ نہیں ہے بلکہ عیسائی' یہودی' ہندو' سکھ' پارسی اچھوت غیر مسلموں کی طرح ایک غیر مسلم کافر مذہب ہے اور انگریز گورنر نے ۱۹۴۸ء میں جعلی نبی کی اولاد کو ربوہ میں یہ جاگیر دی تھی۔

زندگی کے سارے سُکھ، صحت اور تن دُرستی سے ہیں
He (Allah) is the healer
Tunsukh
Aloe Vera based syrup
100% Herbal— 100% Natural
Tunsukh
ایلو ویرا اور
منتخب نباتات کا
صحت افزا مرکب
تن سُکھ سے تن دُرست
تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ ہے۔
Adarts -HTS-12/97(R)

محمد یوسف لدھیانوی

قسط نمبر ۶

مفتیٔ اعظمؒ اور تردیدِ قادیانیت

دوسرا فتویٰ: سوال: کلمہ گو اور اہل قبلہ کی شرعاً کیا تعریف ہے‘ قادیانی‘ مرزائی لاہوری مرزائی احمدی اہل قبلہ و کلمہ گو مسلمان ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کس وجہ سے؟

الجواب: کلمہ گو اہل قبلہ ایک خاص اصطلاح ہے اسلام اور مسلمانوں کی جس کا یہ مطلب کسی کے نزدیک نہیں کہ جو کلمہ پڑھ لے خواہ کسی طرح پڑھے وہ مسلمان ہے یا جو قبلہ کی طرف منہ کرے وہ مسلمان ہے بلکہ یہ لفظ اصطلاحی نام ہے اس شخص کا جو تمام احکام اسلامیہ کا پابند ہو جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص ایم اے پاس ہے تو ایم اے ایک اصطلاحی نام ہے‘ ان تمام علوم کا جو اس درجہ میں سکھائے جاتے ہیں نہ یہ کہ جو ایم اے کے الفاظ میں پاس ہوتا ہے اور یاد رکھتا ہو اس طرح اہل قبلہ کے معنی بھی باتفاق امت یہی ہیں کہ جو تمام احکام اسلامیہ کا پابند ہو کما صرح بہ فی عامۃ کتب الکلام اور اس کی مفصل بحث رسالہ اکفار الملحدین مصنفہ حضرت مولانا انور شاہ صاحب میں موجود ہے ضرورت ہو تو ملاحظہ فرمایا جاوے مگر رسالہ عربی زبان میں ہے (اردو زبان میں بھی اس مضمون کا ایک رسالہ احقر کا ہے جس کا نام ”وصول الافکار“ ہے)۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۱۱۳ ج ۲)

تیسرا فتویٰ: (۱) لو کان موسی و عیسی حیین لما وسعھما الا اتباعی ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان ص ۲۴۶ الیواقیت الجواہر جلد ۲ ص ۲۴ شرح فقہ اکبر ص ۱۰۱ میں بھی یہی مضمون ہے۔

(۲) ان عیسی ابن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ الحدیث کنز العمال ص ۱۲۵ ج ۶ جلالین مجتبائی ص ۵۰ اس حدیث سے وفات ثابت ہوتی ہے؟

(۳) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیوں ہوئی حضرت عیسیٰ کی طرح آسمان پر کیوں نہ اٹھائے گئے؟

(۴) ما المسیح بن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (سورۃ آل عمران) اس آیت سے وفات مسیح علیہ السلام پر استدلال کرنا کیسا ہے؟

(۵) اموات غیر احیا الآیۃ سے وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہوتی ہے؟

(۶) شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں لا نبی بعدی کے یہ معنی ہیں کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ہے‘ لیکن غیر تشریعی نبوت ختم نہیں کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: (۱) حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین دو تین کتابوں میں مذکور ہے مگر سب میں بلا سند لکھی ہے اور جب تک سند معلوم نہ ہو کیسے یقین کر لیا جائے کہ یہ حدیث صحیح قابل عمل ہے اگر اسی طرح بلا سند روایات پر عمل کریں تو سارا دین برباد ہو جائے اسی لئے بعض اکابر محدثین نے (غالباً عبداللہ ابن مبارک نے) فرمایا ہے لو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء دوسرے اگر بالفرض سند موجود بھی ہو اور مان لو کہ صحیح بھی ہے تو غایت یہ ہے کہ یہ حدیث دوسری احادیث سے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی پر صریح ہیں اور درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں انکی معارض ہوگی اور تعارض کے وقت شرعی اور عقلی قاعدہ یہی ہے کہ اقویٰ کو ترجیح ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ ایک غیر معروف حدیث ان تمام صحیح اور قوی متواتر روایات حدیث پر راجح نہیں ہو سکتی‘ یہ قادیانی مذہب کی خصوصیت ہے کہ مطلب کے موافق نہ ہو تو صحیح بخاری و مسلم کی حدیث کو معاذ اللہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جائیں اور بزعم خود مطلب کے موافق ہو تو ضعیف روایات کو ایسا اہم بنائیں کہ صحیح اور متواتر روایات پر ترجیح دیں‘ کوئی مسلمان ایسا نہیں کر سکتا‘ اس حدیث کی تحقیق پر مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہم ناظم تبلیغ دارالعلوم دیوبند نے ایک مستقل رسالہ بھی لکھا ہے جو عنقریب طبع ہو کر شائع ہونے والا ہے۔

(۲) اس حدیث سے وفات کا ثبوت کرنا قادیانی فراست ہی کی خصوصیات سے ہے اولاً اسی لئے کہ حدیث خود متکلم فیہ ہے بعض محدثین نے اس کو قابل اعتماد نہیں مانا‘ ثانیاً اگر حدیث ثابت بھی ہو جائے تو صحاح ستہ میں جو قوی اور صریح روایات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی اور نزول فی آخر الزمان کے متعلق وارد ہیں یہ حدیث ان کا معارضہ عقلاً و اصولاً نہیں کر سکتی۔

ثالثاً حدیث کی مراد صاف یہ ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر ایک سو بیس سال زندہ رہے آسمان پر زندہ رہنا چونکہ معجزہ ہے اس لئے اس حیات کو حیات دنیوی میں شمار نہ کرنا چاہئے تھا اور نہ کیا گیا اور اس حدیث میں زمین اور اس عالم عناصر کی حیات کا ذکر ہے بطور اعجاز جو حیات کسی کے لئے ثابت ہو اس کا اس میں شمار کرنا اور داخل سمجھنا عقل و نقل کے خلاف ہے۔

(۳) حق تعالیٰ شانہ کے معاملات ہر شخص کے ساتھ جدا جدا گانہ ہیں کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرے کہ جو معاملہ نوح علیہ السلام کے ساتھ کیا وہی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیوں نہ کیا اور جو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا وہی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیوں نہ کیا اور نہ صرف ان معاملات و واقعات سے ایک نبی کو دوسرے نبی پر کوئی ترجیح و تفضیل دی جا سکتی ہے جب تک دوسری صحیح و صریح روایات تفضیل پر دلالت نہ کریں انبیا علیہم السلام کی تاریخ پڑھنے والوں پر مخفی نہیں کہ بعض انبیا کو آروں کے ذریعہ دو ٹکڑے کر دیا گیا اور بعض کو آگ میں ڈال دیا گیا اور بعض کو خندق وغیرہ میں پھر کسی پر یہ آفات و مصائب اول جاری کر دیئے پھر آخر الامر بچا لیا اور کسی کو اول ہی سے محفوظ رکھا' اب یہ سوال کرنا کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا کر زندہ رکھا گیا ہے ایسی ہی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاملہ کیوں نہ کیا گیا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسے کوئی یوں کہ کہ جو معاملہ موسیٰ علیہ اسلام اور لشکر فرعون کے ساتھ بھی قرآن کیا گیا وہی معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے ساتھ کیوں نہ ہوا کہ جنگ احد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہونے چہرۂ انور زخمی ہونے کی نوبت آئی آپ کو ہجرت کر کے وطن اور مکہ چھوڑنا پڑا غار میں چھپنا پڑا۔ سب کفار قریش پر ایک دفعہ ہی آسمانی بجلی کیوں نہ آئی یا دریا میں غرق کیوں نہ ہو گئے جیسے یہ سوال حق تعالیٰ کے معاملات میں بے جا ہیں ایسے ہی یہ بھی بالکل بے جا اور نامعقول سوال ہے کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زندہ آسمان پر رکھنا چاہئے تھا۔ کیونکہ زیادہ دنوں تک زندہ رہنا یا آسمان پر رہنا ان سے کوئی فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت نہیں ہوتی کیونکہ زیادتی عمر فضیلت ہوتی تو بہت سے صحابہ کرامؓ اور عوام امت کی عمریں آپ سے دگنی چوگنی ہیں ان کو بھی افضل کہہ سکیں گے اور اسی طرح اگر آسمان پر رہنا چڑھنا ہی مدار فضیلت ہو تو فرشتوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ماننا لازم آئے گا جو نصوص شرعیہ اور اجماع امت کے خلاف ہے۔

(۴) قد خلت من قبلہ الرسل سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرنا انہیں لوگوں کا کام ہے جنہیں عربی عبارت سمجھنے سے کوئی علاقہ نہیں اور جو محاورات زبان سے بالکل واقف نہیں کیونکہ اول تو اس جیسے عمومات سے کسی خاص واقعہ مشہورہ پر کوئی اثر محاورات کے اعتبار سے نہیں پڑتا بلکہ اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی بیمار طبیب سے پوچھے کہ پرہیز کس چیز کا ہے وہ کہہ دے کہ ترشی اور تیل مت کھاؤ۔ ترشی اور تیل کے سوا ساری چیزیں کھاؤ مضر نہیں۔ اگر یہ بے وقوف جا کر پتھر یا لوہا کھائے یا سنکھیا کھائے اور استدلال میں قادیانی مجتہدین کا سا استدلال پیش کرے کہ حکیم صاحب نے کہا تھا کہ ترشی اور تیل مت کھاؤ ترشی اور تیل کے سوا ساری چیزیں کھاؤ کوئی مضر نہیں اور ساری چیزوں میں پتھر لوہا اور سنکھیہ (زہر) بھی داخل ہے لہٰذا میں جو کچھ کھاتا ہوں حکیم صاحب کے فرمانے سے کھاتا ہوں۔ انصاف کیجئے کہ کوئی عقلمند اس کو صحیح العقل سمجھے گا اور پھر یہ بھی انصاف کیجئے کہ اس قادیانی استدلال میں اور اس میں کوئی فرق ہے یا نہیں ذرا غور سے معلوم ہو جائے گا کہ اگر بالفرض خلت کے معنی موت ہی ہوں تو بھی اس سے ان انبیا کی موت ثابت نہیں ہو سکتی جن کے قرآن و حدیث کی دوسری نصوص حیات ثابت کرتی ہیں' جیسے سب چیز کھاؤ کے قول سے پتھر اور زہر کا کھانا مراد نہیں۔ اس کے علاوہ خلت کے معنی لغت میں موت کے نہیں بلکہ گزر جانے کے ہیں خواہ مر کر خواہ کسی دوسرے طریقہ سے جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہوا۔

امام راغب اصفہانی مفردات القرآن میں اس لفظ کے یہی معنی لکھتے ہیں:

"والخلو یستعمل فی الزمان والمکان لکن لما تصور فی الزمان المضی فراھل اللغۃ خلا الزمان بقولھم مضی فر اھل اللغۃ خلا الزمان بقولھم مضی الزمان وذھب قال تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل انتہی۔"

یہ لفظ صریح ہیں کہ خلت کے معنی قرآن شریف میں چلے جانے اور گزر جانے کے جس میں عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیا بلاشبہ برابر ہو گئے تعجب ہے کہ قادیانی خانہ ساز پیغمبر کے صحابی اتنی سی بات کو کیوں نہیں سمجھتے اور اگر حق تعالیٰ ان کو چشم بصیرت عطا فرمائے اور وہ اب بھی غور کریں تو سمجھیں گے کہ یہ آیت بجائے وفات عیسیٰ پر دلیل ہونے کے حیات عیسیٰ کی طرف

مشیر ہے کیونکہ صریح لفظ امات وغیرہ کو چھوڑ کر خلت شاید خدا تعالیٰ نے اسی لئے اختیار فرمایا ہے کہ کسی بے وقوف کو موت عیسیٰ کا شبہ نہ ہو جائے اگرچہ محاورہ شناس کو تو پھر بھی شبہ کی گنجائش نہ تھی۔

(۵) اموات غیر احیا کی تفسیر باعتبار لغت بھی اور جو کچھ مفسرین نے تحریر فرمایا ہے اس کے اعتبار سے بھی یہی ہے کہ یہ سب حضرات ایک معین مدت کے بعد مرنے والے ہیں نہ یہ کہ بالفعل مر چکے ہیں۔ اور یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا گیا ہے :انک میت وانھم میتون تو کیا اس کا یہ مطلب تھا کہ معاذاللہ آپ اس وقت وفات پا چکے ہیں' بلکہ بالاتفاق وہی معنی مذکور مراد ہیں کہ ایک وقت معین میں وفات پانے والے ہیں یہ بھی جھوٹی نبوت کی نحوست ہے کہ اتنی سی بات سمجھ میں نہ آئی۔

(۶) شیخ محی الدین ابن عربی کا قول استدلال میں پیش کرنا اول تو اصولاً غلطی ہے کیونکہ مسئلہ ختم نبوت عقیدہ کا مسئلہ ہے جو باجماع امت بغیر دلیل قطعی کے کسی چیز سے ثابت نہیں ہو سکتا اور دلیل قطعی قرآن کریم اور حدیث متواتر اور اجماع امت کے سوا کوئی نہیں۔ ابن عربی کا قول ان میں سے فرمایئے کس میں داخل ہے اس لئے اس کا استدلال میں پیش کرنا ہی اصولی غلطی ہے۔

ثانیاً خود ابن عربی اپنی اسی کتاب فتوحات میں نیز فصوص میں اس کی تصریح کرتے ہیں کہ نبوت شرعی ہر قسم کی ختم ہو چکی ہے ابن عربی اور دوسرے حضرات کی عبارتیں صریح اور صاف رسائل ذیل میں مذکور ہیں : عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام' التنبیہ الطربی فی الذب عن ابن عربی وغیرہ۔

اسی طرح صاحب مجمع البحار اور ملا علی قاری بھی اپنی دوسری تصانیف میں اس کی تصریح کرتے ہیں جو جمہور کا مذہب ہے' یعنی ہر قسم کی نبوت ختم ہو چکی ہے آئندہ یہ عہدہ کسی کو نہ ملے گا۔

چوتھا فتویٰ : سوال : (۲۴) "لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین"

کیا یہ حدیث کسی حدیث کی کتاب میں موجود ہے یا کہ نہ بیہقی کا حوالہ دیا جاتا ہے اس میں ہے یا نہیں؟

الجواب : حدیث "لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین" کسی کی معتبر کتاب میں موجود نہیں البتہ تفسیر ابن کثیر میں ضمناً یہ الفاظ لکھے ہیں اور اسی طرح اور بعض کتب تصوف میں نقل کر دیا ہے مگر سب جگہ بلاسند نقل کیا ہے اس لئے یہ حدیث چند وجوہ احادیث مشہورہ کے معارض نہیں ہو سکتی اولاً معارض کے لئے مساوات فی القوۃ شرط ہے اور اس حدیث کا کہیں پتہ نہیں جہاں کہیں ہے تو وہ بلاسند ہے اور یہ قول ائمہ حدیث کا مقبول و مشہور ہے لو لا الاسناد لقال من شاء ماشاء

ثانیاً اگر بالفرض یہ حدیث معتبر ہی ہو تو احادیث متواترہ دربارہ حیات نزول عیسیٰ علیہ السلام کے معارض ہو گی اور ترجیح کی نوبت آئے گی تو ظاہر ہے کہ احادیث کثیرہ متواترۃ المعنی کو اس کے مقابلہ میں ترجیح ہو گی نہ کہ اس حدیث کو جس کا حدیث ہونا بھی ہنوز متعین نہیں۔

ثالثاً اگر ان الفاظ کو صحیح و ثابت بھی مان لیا جائے تب بھی اس سے وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے معنی صاف یہ ہوتے ہیں کہ عالم زمین پر حیوۃ ہوتے کیونکہ حدیث میں اتباع نبوت کا ذکر ہے اور یہ اتباع اس عالم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے سو یہ صحیح ہے کہ اگر اس عالم میں زندہ ہوتے تو آپ کا اتباع کرتے اب چونکہ ..... دوسرے عالم میں زندہ ہیں اس لئے اتباع ان پر ضروری نہ رہا سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے اور اگر اس مضمون کو مبسوط دیکھنا چاہیں تو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب نے اس مضمون پر مستقل رسالہ لکھا ہے وہ ملاحظہ فرمایئے۔

پانچواں فتویٰ : سوال : (۲۵) شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ

لا نبی بعدی کے یہ معنی ہیں کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ہے لہذا غیر تشریعی نبوت ختم نہیں ہوئی یہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب : شیخ محی الدین ابن عربی کا قول استدلال میں پیش کرنا اولاً تو اصولاً غلطی ہے کیونکہ مسئلہ ختم نبوت عقیدہ کا مسئلہ ہے جو باجماع امت بغیر دلیل قطعی کے کسی چیز سے ثابت نہیں ہو سکتا اور دلیل قطعی قرآن کریم' حدیث متواتر اور اجماع امت کے سوا کوئی نہیں۔

ابن عربی کا قول ان میں سے فرمایئے کس میں داخل ہے اس لئے اس کا استدلال میں پیش کرنا ہی اصولی غلطی ہے۔ ثانیاً خود ابن عربی اپنی اسی کتاب فتوحات میں نیز فصوص میں اس کی تصریح کرتے ہیں کہ نبوت شرعی ہر قسم کی ختم ہو چکی ہے اور جس عبارت کو سوال میں پیش کیا ہے اس کا صحیح مطلب خود فتوحات کی تصریح سے یہ ہے "کہ نبوت غیر تشریعی ایک خاص اصطلاح شیخ اکبر کی ہے جو مرادف ولایت ہے نہ وہ نبوت جو مصطلح شرع ہے کیونکہ جمیع اقسام نبوت کے انقطاع پر خود فتوحات کی بے شمار عبارتیں شاہد ہیں۔ ابن عربی اور دوسرے حضرات کی عبارتیں صریح اور صاف

باقی صہ ۲۱ پر

محمد خالد گھمن

ان بطش ربک لشدید

"بھاری مینڈیٹ" کے نشہ میں بدمست مرد آہن' اور مرد بحران کہلانے والے پاکستان کے طاقتور ترین وزیراعظم میاں محمد نواز شریف بالآخر مکافات عمل کا شکار ہو کر رب ذوالجلال کی پکڑ میں آگئے اور چند لمحوں میں اور انتہائی آسانی سے لیلائے اقتدار سے علیحدہ کر کے زندان خانہ میں ڈال دیئے گئے۔

اسلام اور خلفائے راشدینؓ کا نظام نافذ کرنے کے حسین وعدوں پر' دینی جماعتوں کے سہارے برسراقتدار آنے والے اور مسلسل بیس (۲۰) سال کے طویل عرصہ تک اقتدار کے مزے لوٹنے والے ان "شریف" حکمرانوں نے اس مرتبہ اقتدار کی باگ ڈور سنبھالتے ہی' خشت اول کے طور پر سب سے پہلا کام اسلامی تعطیل جمعہ کی چھٹی کے خاتمے سے کیا اور اس کے فوری بعد پنجاب میں یکم محرم الحرام کو یوم فاروق اعظمؓ کی سرکاری تعطیل کو بھی ختم کر دیا۔

ع ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اور اس پر ملک بھر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے احتجاج کو بھی درخور اعتناء نہ سمجھا۔

علاوہ ازیں دنیا کی نام نہاد سپرپاور امریکہ کی اشیرباد سے طاقت کے نشہ میں مست' سودی پیسہ کی سیاست کرنے والے "نواز شہباز ٹولہ" نے حقیقی سپرپاور اللہ رب العزت سے بھرپور جنگ کرنے اور اسے جاری رکھنے کے لئے سودی نظام کو مسلسل تحفظ دیا' اور آٹھ سال قبل وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے سودی نظام کو ختم کرنے کے تاریخی فیصلہ پر عمل کرنے کی بجائے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی اور اپنی وزارت عظمیٰ کے دو ادوار میں بھی اس اپیل کو واپس نہ لیا۔

"نواز' شہباز اینڈ کمپنی" کا گزشتہ دور حکومت' مذہبی' آئینی' سیاسی' معاشی اور امن وامان کے لحاظ سے پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دور ثابت ہوا۔ ان "شریف" حکمرانوں نے صرف اور صرف اپنے اقتدار کو دوام بخشنے اور اسے مضبوط تر بنانے کے لئے ہر جائز وناجائز حربہ استعمال کیا۔ آئین میں من مانی ترامیم کے ذریعہ مختلف اداروں کو تفویض کئے گئے اختیارات چھین کر تمام تر اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ اپنے ہی ساتھیوں کو بھی بولنے سے محروم کر دیا اور اراکین اسمبلی کی اظہار رائے کی آزادی کو ختم کر دیا۔ سپریم کورٹ' صدر مملکت' اور حزب اختلاف کو "فتح" کرنے کے بعد کارگل کے محاذ سے پاکستان کی فاتح افواج کی ذلت آمیز واپسی اور پھر میڈیا کے ذریعہ اسے بدنام اور ذلیل کرنے کی مہم چلائی گئی۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کی یقین دہانیاں کرادی گئیں۔ قومی خزانہ کو جس بے دردی سے لوٹا اور جس طرح کرپشن کو فروغ دیا گیا۔ وہ سب عالمی میڈیا کے ذریعہ منظر عام پر آچکا ہے۔

امریکہ اور انڈیا کی ذلت آمیز غلامی اختیار کر کے آنکھیں بند کر کے امریکی ایجنڈے کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا۔ اور اسی ایجنڈے کے تحت' جہاد اور مجاہدین' علماء ودینی مدارس اور مذہبی جماعتوں کے خلاف مذموم مہم چلائی گئی۔ خصوصاً مسلک دیوبند کو پوری قوت سے کچلنے کے لئے "را" اور "قادیانیوں" کی ملی بھگت سے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مسلک دیوبند کے علماء اور کارکنوں کو بم دھماکوں اور دہشت گردی میں ملوث...... کر کے بیشتر کو پس دیوار زنداں کر کے وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اور بہت سوں کو جعلی پولیس مقابلوں میں ہلاک (شہید) کر دیا گیا۔

دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد امریکہ ہی کی ایماء پر افغانستان میں طالبان کی نوزائیدہ خالص اسلامی مملکت کو دہشت گرد قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور

طالبان کے سربراہ کی واضح تردید کی باوجود مقامی اور بین الاقوامی میڈیا میں ان کے خلاف بھرپور اور یکطرفہ مہم چلا کر افغانستان پر امریکی حملہ کی راہ ہموار کی۔

منکرین ختم نبوت و دشمنان رسولؐ قادیانیوں کو بے حد نوازا گیا مسلمانان پاکستان کے احتجاج کے باوجود قادیانیوں کو مختلف اہم اداروں کے کلیدی عہدوں پر تعینات کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کے لئے یادگاری ٹکٹ جاری کیا گیا۔ اور ایک خصوصی سرکلر کے ذریعہ انسداد توہین رسالت کے قانون کو عملاً ناکام اور غیر موثر بنادیا گیا۔

مسلم لیگ کے "شریف" حکمرانوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے موقع اور ڈھیل سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ شاید وہ بھول گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات سپرپاور ہے۔ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ اور اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اور جب اس کی پکڑ آتی ہے تو دنیا کی کوئی بھی سپرپاور اس سے بچا نہیں سکتی۔ "ڈر اس کی سخت گیری سے کہ بے ڈھب ہے پکڑ اس کی۔"

اللہ تعالیٰ کی ذات سے جنگ کرنے والے۔ علماء کرام کو ناحق قتل کرنے والے۔ طالبان سے بلاوجہ ٹکر لینے والے۔ اسلامی شعائر کو ختم کرنے والے۔ قادیانیوں کو نوازنے والے یہ "شریف" اور "مسلم لیگی" حکمران اب اللہ کی پکڑ میں آکر عبرت کا نشان بن چکے ہیں۔ قابل ذکر اور قابل نصیحت بات یہ کہ سابقہ نواز حکومت نے جس سپرپاور کو راضی کرنے کے لئے "ربوہ" "را" کو نوازتے ہوئے اپنی عاقبت کے ساتھ ساتھ دنیا بھی برباد کرلی۔ زوال حکومت کے بعد اسی سپرپاور نے اپنی روایتی منافقت اور طوطا چشمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے آنکھیں پھیرلیں جیسے کبھی جانتے نہ تھے۔ فاعتبروا یااولی الابصار

○

بقیہ: ناکام جسارتیں

مسلمان: مرزائی کے الفاظ ہیں: "جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا" مگر مرزا صاحب قادیانی نے اربعین نامی کتاب میں لکھا ہے:

"اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۷)

"اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۸)

(۴) صحیح مسلم اور مسند احمد میں حدیث نبوی ﷺ میں الفاظ "والذی نفسی بیدہ" آئے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی حدیث نبوی واقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ یومئذ پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثنا ہے ورنہ قسم میں کونسا فائدہ ہے۔" (حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ ۳۴ کا حاشیہ)

میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم شریف اور مسند احمد شریف کی روایتوں میں قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبریں ظاہری معنوں پر محمول ہیں نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔

بقیہ: تردید قادیانیتؒ

رسائل مذکورۃ الصدر میں کچھ مذکور ہیں اور قلمی احقر کے پاس منقول لیکن سب کے نقل کرنے کی فرصت اور ضرورت نہیں۔

اسی طرح صاحب مجمع البحار اور ملا علی قاری بھی اپنی دوسری تصانیف میں اس کی تصریح کرتے ہیں جو جمہور کا مذہب ہے یعنی ہر قسم کی نبوت ختم ہو چکی ہے آئندہ یہ عہدہ کسی کو نہ ملے گا۔

﴿واللہ تعالی اعلم﴾

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۱۲۹ تا ۱۳۱ ج ۲)

یہ چند فتاویٰ' جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں' قادیانیوں کے بڑے بڑے شبہات کے جواب پر مشتمل ہیں اس لئے ان فتاویٰ کو حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مآثر میں شمار کیا جائے گا۔ حق تعالیٰ انہیں اپنے دین مبین کی حفاظت کا بہترین اجر عطا فرمائے اور امت محمدیہ کو ان کے علوم وانفاس سے مستفید فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

○

دجال قادیان

بد طینت بد اطوار تھا دجال قادیان — شیطان کا کردار تھا دجال قادیان
انگریز کی شہہ پر بنا موذی پیامبر — کس درجہ ناہنجار تھا دجال قادیان
گز اور کلوخ میں نہ تھی ملعون کی تمیز — انسانیت کی عار تھا دجال قادیان
اسلام کا غدار نبوت کا لٹیرا — ایک آستین کا مار تھا دجال قادیان
صورت ایک بھوت تھا سیرت کا عزازیل — چنڈال تھا عیار تھا دجال قادیان
رحمت تھی جس کے واسطے نصرانیوں کی ذات — افرنگ کا زلہ خوار تھا دجال قادیان
پاپوش الٹے پہن کر رنگیلا پیمبر — چل زاغ کی رفتار تھا دجال قادیان
فٹ بال سر تھا آنکھ کا بھینگا تھا وہ لعین — کردار کا ضرار تھا دجال قادیان
جاروب کش دربار فرنگی کا تھا موذی — ایک معتبر سرکار تھا دجال قادیان
سر جس کا آستان فرنگی پہ رہا خم — وہ لانبی پہ وار تھا دجال قادیان
احقر جسد ختم نبوت کو لیا کاٹ — ایک زہر بھرا مار تھا دجال قادیان

قطعہ

چمچہ تھا فرنگی کا وہ خود ساختہ نبی — چمچہ جو لائے بنا ہلتا نہیں کبھی
شہہ پر کی اس نے ختم نبوت کی ردا چاک — ایندھن بنا دوزخ کا وہ قادیان نبی

عبدالحلیم احقر اچھڑیاں مانسہرہ

اخبار ختم نبوت

شمالی علاقہ جات کے لئے آئینی پیکج تقسیم کشمیر کی سازش ہے

نمائندہ خصوصی

شمالی علاقہ جات کی سیاسی' مذہبی اور جغرافیائی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اٹھائیس ہزار مربع میل اس علاقے کی سرحدات چین' روس' مشرق وسطیٰ کی نو آزاد ریاستوں' افغانستان اور بھارت کے ساتھ ملتی ہیں۔ یہ علاقہ قدرتی پہاڑوں' برف پوش گلیشروں' دریاؤں' آبشاروں اور سبزہ زار میدانوں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ معدنی ذخائر اور جڑی بوٹیوں کا ایک بے مثال خزانہ ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے یہ خطہ ایک سنگم میں واقع ہے' ۱۹۴۷ء میں یہاں کے عوام نے ڈوگرا دوراج کے خلاف اپنی بے سروسامانی اور جذبہ ایمانی سے جہاد کیا اور آزادی حاصل کی۔

گزشتہ پچاس سالوں سے شمالی علاقہ جات کے عوام کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا گیا۔ اس لئے اس علاقے میں جہالت' غربت اور فرقہ واریت جیسے سنگین واقعات وقتاً فوقتاً رونما ہوتے رہے جو اب بھی جاری ہیں۔ شمالی علاقہ جات قدیم زمانہ قبل مسیح سے تاریخی' جغرافیائی اور آئینی اعتبار سے کشمیر کا جزو لاینفک ہیں۔ اس پر تاریخی شواہد اور دلائل موجود ہیں۔ ۱۹۴۹ء کے مشہور معاہدہ کراچی کے تحت شمالی علاقہ جات کا عارضی کنٹرول اور انتظام وفاق پاکستان کے ساتھ کر دیا گیا تھا لیکن آج ترپن سال گزرنے کے باوجود (جبکہ پاکستان ایک ایٹمی طاقت بن چکا ہے) اس علاقے کی آئینی حیثیت کو متعین نہیں کیا گیا' چاہئے تو یہ تھا کہ ان علاقوں کا کنٹرول اور انتظام آزاد کشمیر حکومت کی تحویل میں دیا جاتا لیکن ایسا کرنے کی بجائے امریکہ اور ایک مخصوص فرد پرنس آغا خان اور اس کے پیروکاروں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ماضی کی حکومتوں نے کونسل برائے شمالی علاقہ جات قائم کی۔ انتخابات کے ذریعے کونسل تشکیل دی گئی۔ علاقے کے تمام سیاسی اور انتظامی امور کونسل کو تفویض کر دیئے گئے۔ اس طرح وفاقی حکومت نے وہاں نہ صرف فرقہ واریت کو تقویت دی بلکہ تقسیم کشمیر کی ایک گھناؤنی سازش کی گئی' جس نے مسئلہ کشمیر کو اور زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے اور آگے چل کر یہ کونسل کشمیر کی اکائی اور وحدت کے لئے نقصان کا باعث بنے گی۔

شمالی علاقہ جات کے انتظام اور کنٹرول کے سلسلے میں آزاد کشمیر ہائیکورٹ کے فیصلے کو نظر انداز کیا گیا' جس میں سینئر ججوں کے تین رکنی بنچ نے جسٹس عبدالمجید ملک کی سربراہی میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ یہ علاقے تاریخی' جغرافیائی اور آئینی لحاظ سے کشمیر کا حصہ ہیں۔ آزاد کشمیر حکومت کو چاہئے کہ وہ فی الفور ان علاقوں کا کنٹرول سنبھالے' ماضی کی حکومتوں نے آزاد کشمیر ہائیکورٹ کے فیصلے کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک کونسل تشکیل دی' اس کونسل کو ترقیاتی فنڈز دیئے گئے' ان ترقیاتی فنڈز سے علاقے میں فرقہ واریت کو فروغ ملا۔ اسی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں نے وفاقی حکومت کی جانب سے دیئے گئے ترقیاتی پیکج کو مسترد کر دیا کیونکہ ماضی میں اس فرقہ واریت کی مثالیں موجود ہیں۔ ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء میں ایرانی مداخلت سے اہل سنت والجماعت کے بے گناہ اور مظلوم مسلمانوں کو دیہاتوں اور شہروں کی گلیوں میں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا اور جہاد کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی۔ گزشتہ دنوں میری ملاقات تنظیم اہل سنت والجماعت شمالی علاقہ جات و کوہستان کے سربراہ مولانا قاضی نثار احمد سے ہوئی۔ قاضی نثار احمد جامع مسجد گلگت کے خطیب ہیں اور وہاں کے مسلمانوں کی جانب سے منصب قضا پر بھی فائز ہیں' مسلمانوں کے بااثر اور معتبر لیڈر ہیں' تنظیم اہل سنت والجماعت وہاں کے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے۔

قاضی صاحب نے بتایا کہ شمالی علاقہ جات کے لئے آئینی پیکج حقیقت میں امریکن نیو ورلڈ آرڈر کا حصہ ہے' جس سے نہ صرف بین الاقوامی قراردادوں اور معاہدوں سے انحراف ہے بلکہ کشمیر کاز کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا' اور یہ ہزاروں مجاہدین کشمیر کے خون سے غداری کے مترادف ہوگا اور ایک علیحدہ ریاست کے قیام کی صورت میں بین الاقوامی سازشوں کا اڈا بن جائے گا' ایسا ہونے کی

صورت میں ہمارے پڑوس اور قابل اعتماد دوست چین کی سالمیت کے لئے بھی مسلسل خطرہ کا باعث بنے گا۔

یہ ایک بیہودہ بیج ہے' اس کی جگہ شرعی ترقیاتی بیج دیا جائے اور پورے ملک میں عادلانہ نظام کو نافذ کیا جائے' سابقہ حکومتوں نے جہادی تنظیموں پر پابندی عائد کرنے کی کوشش کی' دینی مدارس اور تنظیموں کے خلاف معاندانہ رویہ اپنائے رکھا۔ قاضی صاحب نے موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سابقہ حکومت کی طرف سے تمام جہادی تنظیموں پر پابندی عائد کرنے کے منصوبے کو ترک کیا جائے' نیز دینی مدارس اور دینی تنظیموں کے خلاف معاندانہ رویئے کو ختم کیا جائے' طالبان حکومت کیساتھ تعاون کیا جائے اور ایسا کوئی اقدام نہ کیا جائے جس کی وجہ سے عالم اسلام کی ساکھ کو خطرہ ہو۔

لہذا میں ان تمام واقعات اور شواہد کی روشنی میں چیف ایگزیکٹو سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ حکومت شمالی علاقہ جات کے متعلق کوئی بھی اقدام کرنے سے قبل اس بات کو مد نظر رکھے کہ کشمیر کی وحدت اور تحریک جہاد متاثر نہ ہو اور شمالی علاقہ جات میں فرقہ داریت کو فروغ نہ ملے اور شمالی علاقہ جات آزاد کشمیر حکومت کی تحویل میں دیئے جائیں۔

سپریم کورٹ کے فل بینچ کے تاریخی فیصلہ کا خیر مقدم

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر عمائدین ختم نبوت نے سپریم کورٹ کے فل بینچ کے تاریخی فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے علاوہ ازیں سیکریٹری اطلاعات (فیصل آباد) مولانا فقیر محمد نے قادیانیوں کے لئے اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی عائد کرنے سے متعلق قانون کو جائز قرار دیئے اور قادیانی غیر مسلموں کی طرف سے عدالتی فیصلہ کے خلاف دائر نظر ثانی کی اپیل خارج کرنے پر سپریم کورٹ کے فل بینچ کے تاریخی فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ آئین و قانون کے مطابق عملدرآمد کرایا جائے اور چناب نگر سابقہ (ربوہ) میں قادیانی عبادت گاہوں' گھروں' ہسپتالوں' دکانوں وغیرہ پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے بورڈ ہٹائے جائیں غیر قانونی وال چاکنگ ختم کی جائے قادیانی عبادت گاہوں کے نام اقصیٰ' مہدی' مبارک اور مرگھٹ قبرستان کا نام بہشتی مقبرہ کے نام ہٹائے جائیں الفضل ربوہ میں قرآنی آیات احادیث کے عربی الفاظ اور ترجمہ لکھنے پر ۲۹۸سی کے تحت مقدمات چلائے جائیں یاد رہے کہ قادیانی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو چناب نگر ربوہ میں صد سالہ جشن منانا چاہتے تھے جس پر پابندی لگانے کے لئے ڈپٹی کمشنر کی صدارت میں ربوہ میں دو اجلاس منعقد ہوئے تھے اور زیر دفعہ ۱۴۴ ض ف کے تحت صد سالہ جشن قادیانی پر پابندی لگادی گئی تھی دونوں اجلاسوں میں مولانا فقیر محمد نے نمائندگی کی تھی اور انہی کی تجویز پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔

جاگیریں واپس کی جائیں

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات (فیصل آباد) مولانا فقیر محمد نے گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ انگریز گورنر کی طرف سے ۱۹۴۸ء میں قادیانی جماعت سابقہ ربوہ حال چناب نگر میں ایک ہزار ایکڑ سے زائد دی گئی جاگیر حق سرکار ضبط کی جائے اور زیر قبضہ پلاٹ مستحق قادیانیوں کو باقی مسلمانوں کو الاٹ کئے جائیں اور قادیانی جماعت کے پاس پلاٹ کے کاغذات بیع کرانے کا سلسلہ بند کر دیا جائے انہوں نے کہا کہ جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اعظم کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود آنجہانی اور مرزائی ظفر اللہ خان آنجہانی کی ملی بھگت سے ۱۹۴۷ء میں گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل ہونے کے بعد ہندو اور انگریز سے سازباز کر کے قادیانی قصبہ قادیان تحصیل بٹالہ کی خاطر دوبارہ بھارت میں داخل کرادیا تھا اس طرح قادیانیوں کی جائیداد بھارت کے اندر ان کے پاس رہی اور مہاجر بن کر پاکستان میں جائیدادیں حاصل کرلیں اور ۲۲ جون ۱۹۴۸ء کو انگریز گورنر سر فرانس موڈی نے چنیوٹ کے قصبہ چنی کچھی سے ۱۰۳۴ ایکڑ ٹوکن قیمت ایک آنہ مربع کے حساب سے ۱۰۳۴۰ روپے میں قادیانیوں کو سیل کر دی یعنی جاگیر عطا کی جس کو بعد میں قادیانیوں نے مالکانہ حقوق کا انتقال کرالیا اور

صرف مرزائی قادیانیوں کو ربوہ نام رکھ کر آباد کرنا شروع کیا اور کسی مرزائی کو مالکانہ حقوق نہ دیئے' پلاٹ کی قیمت وصول کرنے کے بعد کاغذات پکے کرائے گئے اب ایک لاکھ روپیہ فی مربع قیمت ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ انگریز کی طرف سے قادیانیوں کو دی گئی سابقہ ربوہ کی جاگیر واپس کی جائیں۔

مولانا محمد علی کا دورہ سندھ

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) ماہ رمضان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ضلع بدین اور ضلع میرپور خاص کا تفصیلی دورہ کیا۔ یکم رمضان جمعہ ٹنڈو غلام علی میں پڑھا' مسجد قاضی مبارک جامع مسجد میں درس دیا۔ ۲ رمضان مسجد اقصیٰ سیٹلائٹ ٹاؤن میں درس دیا۔ ۳ رمضان مسجد بسم اللہ سیٹلائٹ ٹاؤن اور جامع مسجد مکرانی میں درس دیا۔ ۴ رمضان مسجد نبیٔ رحمت میں درس ہوا' ۵ رمضان مسجد جامع ڈگری اور دارالعلوم کی مسجد میں درس ہوا' ۶ رمضان جھڈو کی جامع مسجد مدنی میں درس ہوا' ۷ رمضان جمعہ نماز عشاء ڈگری مسجد میدان محلّہ میں درس ہوا' ۸ رمضان کا جمعہ المبارک کھوسکی میں پڑھایا' ۹ تا ۱۱ رمضان نوکوٹ فضل بھمبرو' تالہی' جھڈو کا دورہ کیا۔

۱۳/ ۱۵ رمضان گلارچی میں قیام ۱۵/ رمضان کا جمعہ جامع مسجد مدینہ میں پڑھایا' ۱۶ رمضان میرپور خاص کی مسجد نورانی مدنیہ مکرانی مسجد میں درس ہوا۔ ۱۷ رمضان کوٹ غلام محمد اور کنری میں سفر ۱۸ تا ۱۹ رمضان کنری میں قیام ہوا۔ ۲۰ تا ۲۶ رمضان تک گلارچی قیام دوستوں سے ملاقات اور ۲۲ رمضان کا جمعہ المبارک مدینہ مسجد میں پڑھایا۔

مولانا عبدالخبیر ہزاروی کو صدمہ

گزشتہ دنوں جامع مسجد مدینہ گولارچی کے خطیب مولانا عبدالخبیر ہزاروی کے والد ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئے (اناللہ وانا الیہ راجعون)

مولانا کے والد کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلارچی کے راہنما مولانا محمد علی صدیقی' حکیم محمد سعید انجم' حاجی حمید اللہ خان' سید علی حیدر شاہ' فقیر محمد تتہ' محمد اسلم احمدانی' عبدالحمید گل' حاجی ولی محمد' قاری عزیز عباس' محمد ندیم' زاہد انجم' محمد رفیق آرائیں اور دیگر دوستوں نے تعزیت کی اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

☆☆..........☆..........☆☆

تبصرہ کتب

نام کتاب: توقیر غزل

نام مصنف: محمد ریاض قاصر

ضخامت: ۹۰ صفحات

قیمت: ۵۰ روپے

ناشر: مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چھنئی) مانسہرہ

"شعر" واردات قلبی کے منضبط اظہار کا نام ہے جو تمام مروجہ فنی تقاضوں کے التزام سے وجود میں آتا ہے اور اثر آفرینی اس کی لازمی خصوصیت ہے۔ شعر کا تعلق شعور و وجدان سے ہے اور اگر تمام ترفنی لوازمات کی موجودگی کے باوجود شعر' شعور و وجدان پر اثر انداز نہ ہو سکے تو وہ ادب عالیہ میں جگہ نہیں پاسکتا۔

اپنی واردات قلبی کا اظہار کرنے کے بہت سے وسیلے ہیں اور شاعری بھی ان سے ایک ہے' ہر شاعر اپنی واردات قلبی کا اظہار اپنے علم کی وسعت کے مطابق کرتا ہے اور اس کی توضیح و تشریح اپنے زاویہ فکر و نظر کے مطابق کرتا ہے' واردات قلبی کا اظہار جس رنگ میں ہوتا ہے وہ شاعر کے اندرون قلب کا ایک اجلا عکس ہوتا ہے۔ شاعری کے لئے خون جگر جلانے کی ضرورت ہوتی کیونکہ بقول علامہ اقبالؒ۔

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خون جگر کے بغیر

صوبہ سرحد کے نوجوان شاعر ریاض قاصؔر صاحب نے بھی اپنے خون جگر سے اپنے قلبی جذبات کا اظہار نہایت خوبصورت انداز میں اشعار کے ذریعے کیا ہے' ان کا مجموعہ کلام "توقیر غزل" ایک ایسا گلدستہ ہائے ہے جس میں حمد' نعت' منقبت' قومی اور سماجی نظمیں اور غزلیں سبھی کچھ موجود ہے۔ جناب ریاض قاصؔر صاحب ایک زندہ دل انسان ہیں اس کا دل انسان کی معیت سے سرشار ہے' ایک مسلمان کے ناطے اس کے قلب کی گہرائیوں میں اللہ تعالیٰ' رسول آخرین محمد عربی ﷺ اور دیگر مشاہیر اسلام کے علاوہ اپنے وطن اور اہل وطن سے عقیدت اور عشق و محبت کے جذبات جاگزیں ہیں' موصوف کے جذبات دوسروں سے مستعار نہیں بلکہ اس کے اپنے ہیں اس لئے اگر اسے پیاری دھرتی کا باسی کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔ ان کی زیر تبصرہ کتاب ایک نہایت ہی منفرد مجموعہ کلام ہے اہل ذوق اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ خلوص والوں کے خلوص اور محبت کو باثمر بنائے۔ (آمین)

چودھری غلام نبی امرتسریؒ

کی رحلت پر اظہار تعزیت

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ اور سرگرم کارکن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے خازن اور تحریک کشمیر سے تحریک ختم نبوت کے مصنف چودھری غلام نبی امرتسری بقضائے الٰہی ۱۵/دسمبر بروز بدھ بوقت پونے تین بجے دن طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے ہیں۔ وہ طویل عرصہ سے جگر کی خرابی کے مرض میں مبتلا تھے وہ مجلس کے سرگرم مجاہد تھے انہوں نے مجلس احرار سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا اور مجلس احرار کے رضاکار بن کر تحریک آزادی میں سرگرم رہے۔ ان کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق رکن مجلس شوریٰ اور امیر ڈویژن مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، جمعیت اہل سنت پاکستان کے رہنما مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، ابو حنیفہ اکیڈمی کے سربراہ حافظ محمد ارشد، عالمی مجلس کے رہنماؤں مولانا عبدالقدوس عابد، حافظ محمد ثاقب، حافظ محمد یوسف عثمانی، مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ احسان الواحد، امان اللہ قادری، حافظ شوکت محمود صدیقی کے علاوہ علماء شہر، دینی کارکنوں اور سیاسی قائدین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا اللہ وسایا اور مرکزی ناظم مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی گوجرانوالہ تشریف لائے اور مرحوم کے پسماندگان حافظ محمد معاویہ اور محمد بلال اور مقامی مجلس کے قائدین سے مرحوم کی رحلت پر مرکز کی طرف سے اظہار تعزیت کیا۔ مرحوم نے تحریک آزادی، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء، تحریک واگزاری مدرسہ نصرت العلوم اور تحریک نظام مصطفیٰ کے علاوہ مجلس کی ہر سرگرمی میں بھرپور حصہ لیا۔ گوجرانوالہ مجلس کا دفتر مرحوم کی یادگار ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہنگامی تعزیتی اجلاس مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد کی صدارت میں ہوا۔ جس میں حافظ محمد یوسف عثمانی، مولانا عبدالقدوس عابد، حافظ شیخ بشیر احمد، حافظ محمد انور، محمد اعظم گوندل ایڈووکیٹ، حافظ احسان الواحد، حافظ محمد ثاقب، مولانا فقیر اللہ اختر، سید احمد حسین زید اور دیگر کارکنوں نے شرکت کی اور مرحوم کے انتقال کو مجلس کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ علاوہ ازیں علماء شہر کا اجلاس عالمی مجلس کے دفتر میں ہوا جس میں علماء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس کے علاوہ محمد احمد لدھیانوی، ماسٹر عنایت اللہ، مولانا سید غلام کبریا شاہ اور مولانا قاری محمد یوسف قصوری نے خطاب کرتے ہوئے مرحوم کی ملی اور دینی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے مبلغ مولانا حافظ عبدالوہاب جالندھری اور رہنما محمد رشید اختر گوجرانوالہ آئے اور مرحوم کے اہل خانہ اور احباب مجلس سے مرحوم کی رحلت پر اظہار تعزیت کی اور ان کی رحلت کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم تبلیغ حافظ عبدالغفور آرائیں کا بھتیجا اور کارکن چودھری محمد یونس آرائیں کا بیٹا بقضائے الٰہی انتقال کر گیا۔ مرحوم کو ان کے آبائی قصبہ ملک وال میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ضلعی شوریٰ کے رکن ماسٹر عبدالوحید کے والد ماجد ماسٹر عبدالرشید طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے ہیں۔ انہیں قبرستان کنگنی والا گوجرانوالہ میں سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حافظ محمد یوسف عثمانی، حافظ محمد ثاقب، حافظ احسان الواحد، سید احمد حسین زید، محمد امان اللہ قادری اور مولانا فقیر اللہ اختر نے مرحومین کے انتقال پر پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

فتنہ قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہی کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے سدباب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے

”فتنہ قادیانیت“ اور ”فتنہ گوہر شاہی“ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سائٹ ایریا کوٹری ضلع دادو (سندھ) میں مرکز قائم کرنے کے لئے ”جامع مسجد ختم نبوت“ اور مدرسہ ”تعلیم القرآن ختم نبوت“ کے لئے آٹھ ہزار مربع فٹ جگہ حاصل کرلی ہے۔ جس کے پہلے مرحلے میں جامع مسجد ومدرسہ کا سنگ بنیاد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یکم محرم الحرام ۱۴۲۰ھ کو اپنے دست مبارک سے رکھا۔ الحمدللہ! مدرسہ ”تعلیم القرآن ختم نبوت“ میں درس وتدریس کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

”جامع مسجد ختم نبوت ومدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت“ کی تعمیر ودیگر اخراجات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ دامے ’درمے‘ سخنے تعاون فرماکر بروز محشر شفاعت رسول آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کیجئے۔

الداعی الخیر:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم۔اے جناح روڈ کراچی فون نمبر 7780337 - 7780340

☆ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون:۔ 514122

☆ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آٹو بھان روڈ لطیف آباد نمبر ۲ حیدرآباد فون:۔ 869948

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو ...

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمّہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟

اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عُمدہ طباعت

ہفت روزہ
ختم نبوّة
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّة کا ترجمان

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

کا مطالعہ کیجئے

ختم نبوّة

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے جس میں سیرت رسول آخرﷺ، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں

اَلحمدُلِلّٰہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، مارشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاء اللہ اس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے